قرآن مجید کا مطالعہ

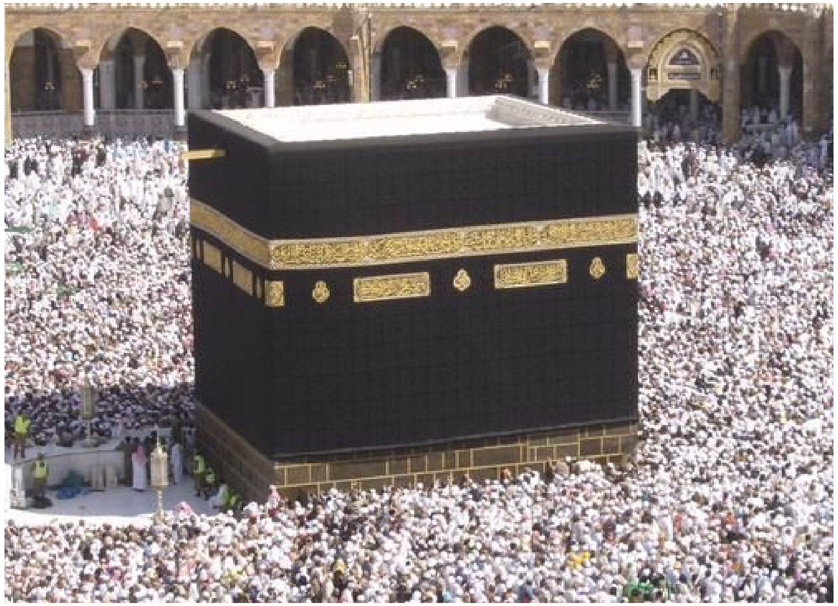

سورۃ المائدہ 5۔۔۔اللہ تعالی اور انسان کے درمیان معاہدہ

Final Testament

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المائدہ 5 کا موضوع (Topic)

امت مسلمہ کا عہد و میثاق **Final Agreement** اور شریعت۔۔۔اہل کتاب کی سزا کی تفصیلات اور نئی امت مسلمہ کا معاہدہ

- شریعت کے احکامات
  - ✓ آیات 1-5: اللہ تعالی سے ایگریمنٹ: حج، خور و نوش اور فیملی
  - ✓ آیات 6-11: وضو و غسل، عدل و انصاف اور قوم پرستی سے بچنے کا حکم
  - ✓ آیات 32-40: قتل، فساد، دہشت گردی اور کرپشن کی سزا کا قانون **(Penal Law)**
  - ✓ آیات 87-108: شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات
  - ✓ آیات 12-31, 41-86, 109-120: اہل کتاب پر فرد قرارداد جرم **(Final Judgement of Crimes & Punishment)** اور ان کی غلط فہمیوں کا حل

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المائدۃ 5: اللہ تعالی سے ایگریمنٹ۔۔۔ شریعت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ. (1)	اہل ایمان! (اپنے رب کے ساتھ) عہد و پیمان (Agreement) مکمل کر لیجیے۔ آپ کے لیے مویشی کی قسم کے تمام جانور حلال طے کر لیے ہیں، سوائے ان جانوروں کے جو آپ کو بتائے جا رہے ہیں۔ لیکن (حج و عمرہ کے دوران) احرام کی حالت میں شکار کو جائز نہ سمجھ لیجیے گا۔ (یہ اللہ تعالی کا حکم ہے کیونکہ) اللہ جو چاہتا ہے، اپنا حکم دیتا ہے۔

اللہ تعالی کے نزدیک سب سے اہم ترین حکم یہی ہے کہ اپنے معاہدوں پر عمل کریں۔ اب اللہ تعالی نے اپنا فائنل معاہدہ اس سورۃ المائدہ میں بیان ہوا ہے جس کا تعلق شریعت سے متعلق ہے۔ اس سے پہلے تورات میں جو احکامات تھے، انہیں بائبل میں First Testament جبکہ انجیل کے احکامات کو Second Testament کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے اب آخری کتاب قرآن مجید میں Final Testament فرما دیا ہے۔ بنیادی احکامات سورۃ المائدہ میں ہے جبکہ تفصیل تمام سورتوں میں موجود ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں:

- سورۃ البقرۃ 2 میں معاشی احکامات اور فیملی قانون کی تفصیل ہے جسے سورۃ طلاق 65 میں شریعت ہے۔
- سورۃ آل عمران 3 میں غلو، نفسیاتی غلامی اور فرقہ واریت سے روکنے کا حکم دیا ہے۔
- سورۃ النساء 4 میں فیملی قانون موجود ہے جس میں وراثت، شادی اور حرام عمل جیسے بدکاری، کرپشن وغیرہ شامل ہے۔
- سورۃ النور 24 میں بدکاری اور تہمت سے متعلق قانونی احکامات ہیں جبکہ سورۃ الاحزاب 34 میں حیاء اور ختم نبوت کی تفصیل ہے۔
- سورۃ الحجرات 49 میں اپنے قوم میں تعمیر شخصیت کے احکامات ہیں۔
- سورۃ الحشر 59 میں حکومتی فنڈ کے استعمال کے احکامات ہیں۔
- سورۃ الانفال 8 میں جہاد کے اعلی اخلاقی احکامات اور سورۃ توبہ 9 میں حکومتی فنڈ کے احکامات موجود ہیں۔ اس کے ساتھ تمام سورتوں میں ایمان اور تعمیر شخصیت کے احکامات موجود ہیں۔

ہم ان سب کی لسٹ بنا کر پوری زندگی تک عمل کر کے کامیاب ہو سکتے ہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: اللہ تعالی سے ایگریمنٹ۔۔۔شریعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔(2)	اہل ایمان! اللہ کے شعائر (Indicators related to Hajj) کی بے حرمتی نہ کیجیے گا: 1. نہ حرام مہینوں کی بے حرمتی، نہ ہدی کے جانور بالخصوص ان جانوروں کی جن کے گلے میں حرم کا پٹہ باندھے ہوئے ہوں۔ 2. نہ بیت الحرام کے (حج و عمرہ کرنے والوں) عازمین کی جو اپنے رب کی عنایتوں اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ 3. ہاں، جب احرام کی حالت ختم ہو جائے تو شکار کر سکتے ہیں۔ 4. آپ کے لیے مسجد الحرام کا راستہ (مکہ مکرمہ کے مشرکین کے) کچھ لوگوں نے بند کر دیا تھا تو اس بنا پر آپ ان کی دشمنی بھی آپ کو ایسا مشتعل نہ کر دے کہ آپ حدود سے تجاوز کر سکیں۔ (نہیں، ہر حال میں حدود الہی یعنی اخلاقی احکامات کے پابند رہیے گا۔) 5. اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کیجیے، مگر حق تلفی اور زیادتی میں تعاون بالکل نہیں کیجیے گا۔ اللہ تعالی سے خبردار رہیے کیونکہ اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔

حج کے شعائر وہ ہیں جس کا حج و عمرہ سے متعلق ہے۔ سب سے بڑے انڈیکیٹرز تو حرم شریف، مسجد الحرام، صفا و مروہ، منی، مزدلفہ، عرفات اور حاجی انسان ہیں۔ ان میں تو اہل ایمان میں کوئی اختلاف نہیں ہوا ہے لیکن مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم پر ان انڈیکیٹرز پر اس آیت میں بیان ہوا تاکہ وہ ایسی غلطی نہ کر سکیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تشدد کیا گیا تھا اور پھر انہیں زبردستی مکہ مکرمہ سے نکلنا ہی پڑا تھا۔ اس کی وضاحت یہ ہے:

1. چار مہینے رجب 7، ذوالقعدہ 11، ذوالحج 12 اور محرم 1 جن میں جنگ حرام ہے تاکہ حج اور عمرہ سب آسانی سے کر سکیں۔ یہ شریعت حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے آج تک ویلڈ ہے۔
2. ہدی کے جانور وہ تھے جنہیں حرم شریف میں قربانی کی جاسکے۔ قدیم زمانے میں لوگ جانور اپنے گھر سے حرم شریف تک لیجاتے تھے اور گلے میں پٹہ لگا دیتے تاکہ راستے میں کوئی چور یا ڈاکو نہ کرے۔ جاہلیت میں بھی مختلف قبائل کے لوگ ان جانوروں کو نہیں چھین لیتے تھے اگرچہ وہ نارمل حالات میں دشمن قبیلوں پر قبضہ کر لیتے تھے لیکن دلچسپ بات یہ تھی کہ چور ڈاکو بھی ہدی جانوروں کو کچھ نہیں کرتے تھے۔

میقات

میقات کی باؤنڈری حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے آج تک جاری ہے۔ ہر سفر میں یہ نشانیاں فرشتوں نے لگا دی تھی تاکہ ہر حاجی یا عمرہ کرنے والے کو معلوم ہو کہ اس نے احرام اس جگہ سے شروع کرنے ہیں۔

موجودہ زمانے میں ہوائی جہاز میں میقات کا اعلان کر دیا جاتا ہے تاکہ آپ کے احرام کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ ہم لوگ احتیاطاً ایئرپورٹ پر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن اس وقت اس کی حیثیت محض دھوتی چادر ہی کی ہوتی ہے۔ لیکن جب میقات آجائے تو پھر احرام کی پابندیاں شروع ہوتی ہیں۔

صرف مدینہ منورہ کی میقات طویل ہے کہ عہد رسالت میں یہ 8 دن کا سفر ہوتا تھا۔

بداية الصفا
SAFA START

المروة

قربانی
عرفات
Arafat
ميدان عرفات
MINA
منى
منی
مزدلفہ
AZIZIYAH
العزيزية
الحرم
AL HARAM
الحرم
Mecca
مكة
Umm Al Qura University / Girls Campus
جامعة أم القرى / شطر الطالبات
Umm Al Qura University
جامعة أم القرى
Google
3D
Map
60
15

منیٰ

- قربانی
- جمرات

سورۃ المائدۃ 5: خورونوش کی شریعت

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ
الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ
وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ
السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ
وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ
الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ
لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي
مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ.(3)

1. آپ پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور خدا کے سوا کسی اور کے نام کو ذبح کرنے والے جانور حرام کردیے گئے ہیں۔
2. وہ جانور بھی حرام ہیں جو گلا گھٹنے یا چوٹ سے مرا ہو، یا اوپر سے گر کر یا سینگ لگ کر مرا ہو یا جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو۔ سوائے اس حالت میں حلال ہے کہ جس جانور کو آپ نے (زندہ پا کر) ذبح کر لیا ہوا۔
3. اسی طرح وہ جانور بھی حرام ہیں جو کسی آستانے (جہاں مشرکانہ قربانی جیسے مندر یا مزار وغیرہ) پر ذبح کیے گئے ہوں۔
4. یہ بھی کہ آپ (ان کا گوشت) جوئے کے تیروں سے تقسیم نہ کریں۔ (آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ) یہ سب اللہ کی نافرمانی کے اعمال ہیں۔

یہ منکر اب آپ کے دین کی طرف سے مایوس ہو چکے ہیں، اِس لیے اِن سے نہ ڈریے گا بلکہ صرف اور صرف مجھ سے ہی خبردار رہیے گا۔ آپ کے دین کو آج میں نے آپ کے لیے مکمل کردیا ہے، آپ پر اپنی نعمت مکمل کردی ہے اور آپ کے لیے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند فرمادیا ہے۔

5. اگر بھوک سے مجبور ہو کر ان حرام اشیاء میں سے کوئی چیز کھا بیٹھے بشرطیکہ وہ گناہ کا شوق نہ ہو تو اس میں حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

سورۃ المائدۃ 5: حج اور خورونوش کا قانون

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ.(4)	6. (اے رسول!) وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا چیز حلال طے کی گئی ہے؟ کہہ دیجیے: تمام پاکیزہ چیزیں آپ کے لیے حلال ہیں۔ شکاری جانوروں میں سے جنہیں آپ نے شکار پر دوڑانے کے لیے سکھا لیا ہے، جنہیں آپ اس علم میں سے کچھ سکھا کر سدھاتے ہیں جو اللہ تعالی نے آپ کو سکھایا ہے، (ان کا شکار بھی حلال ہے۔) اس لیے اگر وہ شکاری جانور آپ کے لیے (مویشی جانور) کو روک رکھیں، اُس میں سے کھا سکتے ہیں۔ 7. (جانور کو شکار پر چھوڑنے سے پہلے) اُس پر اللہ تعالی کا نام لے لیا کریں اور اللہ تعالی سے خبردار رہیے گا کیونکہ بے شک، اللہ بہت جلد حساب چکانے والا ہے۔

اللہ تعالی نے حرام جانوروں کا یہی فرمایا ہے جس میں انسان میں کنفیوژن ہو سکتی ہو۔ فطرت کے طور پر وہی جانور حلال ہیں جو پودے کھاتے ہیں مگر وہی جانور حرام ہیں جو دیگر جانوروں کو پھاڑ کر کھاتے ہیں۔ باقی جہاں کنفیوژن ہو تو پھر اس سے بچنا ہی چاہیے اور ان جانوروں کے کھانے کو ریسرچ کر کے ہی فیصلہ کر لیجیے گا۔ اس جانور کی خوراک پر ریسرچ کر کے دیکھیے کہ وہ شکاری جانور ہے یا پودے کھاتا ہے اور پھر آپ فیصلہ کر سکتے ہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: اہل کتاب سے فیملی کے تعلق کا قانون

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ. (5)	1. تمام پاکیزہ چیزیں اب آپ کے لیے حلال طے کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ اہل کتاب کا کھانا آپ کے لیے حلال ہے (بشرطیکہ انہوں نے تورات شریعت کے مطابق ذبح کیا ہو) اور آپ کا کھانا ان کے لیے حلال ہی ہے۔ 2. (شرک و توحید کے حدود بھی واضح ہو گئے ہیں، لہٰذا) مسلمانوں کی پاک دامن خواتین آپ کے لیے حلال ہیں تو ان اہل کتاب کی پاک دامن خواتین بھی حلال ہیں جنہیں آپ سے پہلے کتاب دی گئی، بشرطیکہ آپ ان کے مہر (Token Gift in Marriage) انہیں ادا کر دیتے ہیں۔ 3. اس شرط کے ساتھ کہ آپ بھی پاک دامن رہنے والے ہوں، نہ بدکاری کرنے والے اور نہ چوری چھپے آشنائی کرنے والے ہوں۔ (اپنے ایمان کو، البتہ ہر حال میں خالص رکھیں اور جانتے رہیں کہ) جو ایمان کے منکر ہوں گے، ان کی سب محنت ضائع ہو گئی اور قیامت کے دن وہ نامرادوں میں سے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اہل کتاب کے کھانے اور اہل کتاب خواتین سے شادی کی اجازت دے دی۔ اس کی وجہ بھی بتا دی کہ اہل کتاب تورات کی بنیاد پر ہی جانوروں کو ذبح کرتے رہتے تھے اور تورات کے احکامات بالکل وہی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں۔ اس کے بعد عیسائی حضرات نے تورات چھوڑ دی اور وہ سیکولر زندگی میں رہنے لگے تو انہوں نے خنزیر بھی کھانا شروع کر دیا اور حلال جانوروں کو ذبح کرنے کا طریقہ بھی چھوڑ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان یورپ اور امریکہ میں رہنے لگے تو اس وقت فقہاء نے انہیں یہی مشورہ دیا کہ وہ عیسائی حضرات کا کھانا نہ کھائیں لیکن یہودی حضرات کا کھانا کھا سکتے ہیں کہ وہ ابھی تک تورات پر عمل کر رہے ہیں۔

اہل کتاب خواتین سے شادی بالکل جائز ہے لیکن یہ اس وقت جائز دی جب مسلمان اپنے ایمان اور فحاشی سے بچ سکیں۔ مسلمانوں پر جب زوال آیا تو پھر وہ اس قابل نہیں رہے کہ اہل کتاب خواتین سے متاثر ہو کر وہ ایمان چھوڑ دیں یا ان کی اولاد بھی ایمان سے دور ہو جائیں۔ ایسی صورتحال میں اہل کتاب سے شادی نہ کریں کیونکہ یورپ اور امریکہ میں سیکولرازم کلچر ہی زندہ ہے۔ ہاں اہل کتاب خواتین اگر خلوص کے ساتھ تورات اور انجیل پر ایمان اور عمل رکھتی ہوں تو قرآن سے تعصب نہ رکھتی ہوں تو ان سے شادی کر سکتے ہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: وضو، غسل اور تیمم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ (6)	اہل ایمان ! (یہی پاکیزگی اللہ کے حضور نماز میں آنے کے لیے بھی چاہیے، لہٰذا) 1. جب نماز کے لیے اٹھیں تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیجیے گا، سروں کا مسح کر لیجیے گا اور ٹخنوں تک پاؤں بھی دھو لیجیے گا۔ 2. اگر جنابت کی حالت (یعنی ازدواجی تعلق) میں ہوں تو نہا کر پاک ہو جایئے گا۔ 3. اگر (کبھی ایسا ہو کہ) آپ بیمار ہوں یا سفر میں ہوں یا آپ میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آئے یا خواتین سے کیا ہو اور آپ کو پانی نہ ملے تو کوئی پاک جگہ دیکھیے اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کر لیجیے۔ اللہ تعالی آپ پر کوئی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا، لیکن یہ ضرور چاہتا ہے کہ آپ کو پاکیزہ بنائے۔ (اس لیے وضو اور غسل کا پابند بناتا ہے) اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت آپ پر مکمل کر لے۔ (اس لیے مجبوری کی حالت میں تیمم کی اجازت دیتا ہے) تاکہ آپ اس کے شکر گزار ہوں۔
وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ (7)	(اِس رعایت سے فائدہ اٹھایئے) اور اپنے اوپر اللہ تعالی کی اس نعمت کو یاد رکھیے اس ایگریمنٹ کو بھی جو اس رب نے آپ سے طے کر لیا تھا۔ جب آپ نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور ہم فرمانبردار ہیں، تو پھر اللہ تعالی سے خبردار رہیے گا کیونکہ اللہ تعالی دلوں کی سیکرٹ خواہش تک جانتا ہے۔

اللہ تعالی نے وضو اور غسل کا حکم اس لیے دیا کہ انسان اپنے جسم کو بھی پاکیزہ رکھے۔ دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنی ہوتی ہے تو کم از کم انسان پاکیزہ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے یہی فائدہ ہے کہ وہ باقی ٹائم تک اپنے ذہن کو پاکیزہ ہی رکھے اور گندے آئیڈیاز سے بچتا رہے کہ یہی زندگی کا مقصد ہے۔ جب انسان کے پاس پانی موجود نہ ہو یا پھر وہ بیماری کی وجہ سے پانی سے خود کو دھو نہ سکے تو پھر اتنا ہی کر لے کہ وہ تیمم کر کے نفسیاتی طور پر ہی خود کو پاکیزہ محسوس کرتا رہے۔ ہمارے ہاں یہ غلطی ہوتی ہے کہ لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں اور یہ گناہ ہوتا ہے۔ اس کی بجائے انسان تیمم کر کے نماز ضرور ادا کرے کہ اللہ تعالی انے اپنی مشکلات میں ہر حالت میں اللہ تعالی سے گفتگو ضرور کر لیا کرے۔

سورۃ المائدۃ 5: عدل وانصاف۔۔۔قوم پرستی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔ (8)	**اہل ایمان!** (اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس معاہدے کا تقاضا ہے کہ) 1. اللہ تعالیٰ کے لیے اس طرح کھڑے ہو جایئے کہ انصاف کی گواہی دیتے ہوئے اور کسی قوم کی دشمنی بھی آپ پر نہ ابھارے کہ انصاف سے دور ہو جائیں۔ 2. انصاف کرتے رہیے، یہ تعمیر شخصیت (Personality Development) سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے خبردار رہیے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر عمل سے باخبر ہے۔
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۔ (9)	اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے معاہدہ (Agreement) کر چکا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو پھر ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ۔ (10)	اس کے برخلاف جن لوگوں نے کفر کیا اور انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے تو پھر وہی لوگ جہنم میں جانے والے ہیں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔ (11)	اہل ایمان! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی یہ عنایت بھی یاد رکھیے کہ جب ایک قوم نے آپ پر ظلم کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ آپ سے روک دیے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے خبردار رہیے کیونکہ اہل ایمان کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سکیورٹی کر دی تو ساتھ یہ معاہدہ ہم سے بھی کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا رہتا ہے۔

سورۃ المائدۃ 5: اہل کتاب پر فرد قرارداد جرم (Final Judgment of Criminals)

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ. (12)	اللہ نے اِسی طرح بنی اسرائیل سے بھی معاہدہ لیا تھا تو (ان کے عمل کو کنٹرول کرنے کے لیے) ہم نے ان میں سے 12 نقیب (General Managers) ان پر مقرر کیے تھے۔ اللہ تعالی نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کے ساتھ رہوں گا (اور ان کی مشکلات کو بچاؤں گا) بشرطیکہ اگر آپ نے نماز کا اہتمام کیا، زکوۃ ادا کرتے رہے، میرے رسولوں پر ایمان لا کر اُن کی مدد کرتے رہے یعنی اللہ تعالی کو قرض دیتے رہے۔ اسی اچھے قرض پر یقین رکھتے رہے تو میں آپ کی لغزشیں آپ سے دور کردوں گا اور ضرور آپ کو ایسی جنت میں داخل کرووں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ پھر اِس (عہد و میثاق) کے بعد بھی جو آپ میں سے منکر ہوں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں۔

ابھی ہم بنی اسرائیل کا اللہ تعالی سے معاہدہ اور اس پر پریکٹیکل عمل کو پڑھ سکتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے اسکالرز نے اپنی تاریخ کی کتاب بائبل میں لکھ دی ہے۔ جنت اور جہنم کو پریکٹیکل ڈیمانسٹریشن کر دیا کہ جب وہ اللہ تعالی سے معاہدے پر عمل کرتے رہے تو وہ دنیا کی سپر پاور بن گئے اور کوئی قوم ان سے مقابلہ نہیں کر سکی۔ ان کے عروج کا زمانہ 1200-930BC تک جاری رہا۔ اس کے بعد جب گمراہیاں پیدا ہوئیں تو اپنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ان کی اصلاح کرتے رہے۔ پھر بھی جب اہل کتاب، اللہ تعالی کے معاہدے کو چھوڑنے لگے تو ان پر وہی "مغلوبیت 600-500BC" کی سزا جاری ہوئی۔ پہلے عراق سے فلسطین پر حملے ہوتے رہے اور بالآخر پوری قوم کو غلام بنا کر عراق میں مزدوری کرتے رہے۔ جب انہوں نے توبہ کی تو انہیں دوبارہ آزادی مل گئی اور فلسطین پر ان کی حکومت بن گئی۔ اس کے بعد دوبارہ انہوں نے گمراہیاں کیں اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو بھی شہید کرنے کی کوشش کرنے لگے تو ان پر قیامت تک کے لیے مغلوبیت کی سزا آ گئی۔ یہ سلسلہ 70CE to Today کی تاریخ کو اہل کتاب کی کتابوں سے پڑھ سکتے ہیں۔

بائبل کی کتاب "جج" میں آپ ان کے 12 قبیلوں کے جنرل منیجرز وہ لوگ تھے جو اپنے قبیلوں کو کنٹرول کرتے رہتے تھے۔ پھر بھی یہ لوگ حرکتیں کرتے رہے اور اچھے لوگ نیک عمل بھی کرتے رہے تو وہ سزا سے بچ سکے۔

سورۃ المائدۃ 5: عہد کی خلاف ورزی

فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (13)	چنانچے اپنے معاہدے کو توڑنے کی وجہ سے ہم نے اِن پر لعنت کر دی اور اِن کے دل سخت کرنے دیے۔ (اللہ تعالی کے) ارشادات کو یہ لوگ اس رب کے موقع و محل سے ہٹادیتے ہیں اور جس چیز کے ذریعے سے انہیں وارننگ کی گئی تھی، اس کا ایک حصہ بھلا بیٹھے ہیں۔ (یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ) آئے دن آپ ان کی کسی نہ کسی خیانت کی خبر سن لیتے ہیں۔ ان میں سے بہت تھوڑے ہیں جو ان گناہوں سے بچے ہوئے ہیں۔ (اِن سے اب آپ کسی خیر کی توقع نہیں کر سکتے۔ اے رسول!) آپ معاف کر دیجیے اور ان سے درگزر کرتے رہیے، اس لیے کہ اللہ تعالی اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو احسان کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔
وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ. (14)	اِسی طرح ہم نے اُن سے بھی اگریمنٹ لیا تھا جو کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں۔ پھر جس چیز کے ذریعے سے انہیں یاددہانی کی گئی، اُس کا ایک حصہ (تورات) وہ بھی بھلا بیٹھے تو ہم نے قیامت تک کے لیے اِن دونوں (عیسائیوں اور یہودیوں) کے درمیان بغض و دشمنی کی آگ بھڑکا دی۔ (اب اسی میں جل رہے ہیں) اور اللہ تعالی عنقریب انہیں بتادے گا جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں۔

اس کے لیے ہم ابھی 70CE-Today میں دیکھ سکتے ہیں کہ عیسائی اور یہودی حضرات آپس میں جنگیں کرتے رہے ہیں۔ خود یہودی اسکالرز نے اپنی تاریخ لکھی ہے تو انہوں نے یہ بتایا ہے کہ وہ مسلم ممالک میں ہی ہم سکون سے رہے ہیں ورنہ عیسائی ممالک میں مسلسل جنگیں کرتے رہے ہیں۔ پچھلی صدی میں فرسٹ اینڈ سیکنڈ ورلڈ وارز میں کس طرح ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد 1945CE سے لے کر آج تک اسرائیل ملک تو بن گیا ہے لیکن امریکہ کے کنٹرول میں ہے۔ امریکہ جب چاہتا ہے تو وہ اسرائیل میں لڑائیاں بھی کروا لیتا ہے جس میں یہودی اور مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو مار رہے ہوتے ہیں اور کبھی امن حاصل نہیں ہوا ہے۔

Jewish Christian Wars

- Jewish Roman War 66-135CE
- Rejection of Jewish Christianity 135-600CE
- Spain 1492CE
- 1st World War 1914-1918
- 2nd World War 1939-1945CE
- Dependence by Israel between British and then America Now

https://en.wikipedia.org/wiki/Jewish_Christian#Antiquity
https://www.youtube.com/watch?v=abmXaIAtvyQ
https://www.youtube.com/watch?v=M1TvQTur9C0
https://www.youtube.com/watch?v=VOpKGTz4GJA

سورۃ المائدۃ 5: اہل کتاب کے لیے دعوت اور غلط فہمیوں کی اصلاح

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ. (15)	اے اہل کتاب ! ہمارا رسول آپ کے پاس آگیا ہے جو کتاب الٰہی کی وہ بہت سی باتیں آپ کے لیے واضح کر رہے ہیں جنہیں آپ چھپاتے رہے تھے۔ بہت سی باتیں رسول نظر انداز بھی کر رہے ہیں۔ آپ کے پاس یہ اللہ تعالی کی طرف سے ایک روشنی آگئی ہے، یعنی ایک ایسی کتاب جو (دین وشریعت سے متعلق) واضح کر دینے والی ہے۔
يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ. (16)	اس کے ذریعے سے اللہ تعالی ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں ان لوگوں کو دکھاتا ہے جو اس رب کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ یہی لوگ اپنی توفیق و عنایت سے اللہ تعالی انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے تاکہ ایک سیدھی راہ تک پہنچ سکیں۔
لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (17)	اس میں شبہ نہیں کہ ان لوگوں نے کفر کیا ہے جنہوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالی تو یہی مسیح ابن مریم ہے۔ ان سے پوچھ لیجیے کہ اگر وہ اللہ چاہے کہ مسیح ابن مریم، ان کی والدہ اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دے تو پھر اللہ تعالی کے آگے کس میں کچھ طاقت ہے؟ (اس رب کے فیصلوں پر کوئی اثر انداز نہیں ہو سکتا، اِس لیے کہ) زمین، آسمانوں اور اُن کے درمیان میں جو کچھ بھی ہے، اس کی حکومت اللہ تعالی ہی کے لیے ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے، پیدا کر دیتا ہے اور اللہ تعالی ہر چیز پر کنٹرول کرتا ہے۔

سورۃ المائدۃ 5: اہل کتاب کے لیے دعوت اور غلط فہمیوں کی اصلاح

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ. (18)	ان ہود و نصاریٰ کا دعویٰ ہے کہ ہم خدا کے بیٹے اور اُس کے چہیتے ہیں۔ اِن سے پوچھ لیجیے، پھر آپ (اپنی تاریخ بائبل میں پڑھ لیجیے کہ) گناہوں پر وہ آپ کو سزا کیوں دیتا رہا ہے؟ ہر گز نہیں، بلکہ آپ بھی اس رب کے پیدا کیے ہوئے انسانوں میں سے محض انسان ہی ہیں (اور کوئی چہیتی قوم موجود نہیں ہے۔ آپ لوگوں میں سے جس کی نیت درست ہو تو) وہ رب چاہے گا تو بخش دے گا اور (جس کی نیت خراب ہو گی تو) جسے چاہے گا، سزا دے گا۔ زمین اور آسمانوں جبکہ ان کے درمیان میں جو کچھ بھی ہے، اُس کی حکومت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور (آپ سب میں سے ہر ایک کو) اسی کی طرف لوٹنا ہی ہے۔
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (19)	اے اہل کتاب! ہمارا یہ رسول، رسولوں کی نبوت میں ایک وقفے (600 Years) کے بعد آپ کے پاس آ گئے ہیں اور آپ کے لیے واضح کر رہے ہیں تاکہ آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمارے پاس تو کوئی بشارت دینے والا اور وارننگ کرنے والا آیا ہی نہیں تھا۔ چنانچہ آپ دیکھ لیجیے، وہ بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا رسول آپ کے پاس آ گیا ہے تاکہ (اللہ تعالیٰ آپ کو واضح کر دے کیونکہ) اللہ تعالیٰ ہر چیز پر کنٹرول کرتا ہے۔

سورۃ المائدۃ 5: قرارداد جرم (Final Judgment of Criminals)

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَآتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ. (20)	(اپنے جرائم کی پاداش کی نتائج سے ڈریے، اے اہل کتاب!) یاد کیجیے وہ واقعہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: "میری قوم کے لوگو! اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کا خیال کیجیے کہ اس رب نے آپ لوگوں میں نبی بنائے اور آپ کو سپر پاور بنا دیا ہے۔ آپ کو وہ کچھ دے دیا ہے جو دنیا والوں میں سے اس رب نے کسی کو نہیں دیا ہے۔
يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ. (21)	میری قوم کے لوگو! اس مقدس سرزمین (فلسطین) میں داخل ہو جائیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے لکھ دی ہے اور اپنی پیٹھ پر الٹے نہ بھاگیے گا، ورنہ نامراد ہو جائیں گے۔"
قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ. (22)	انہوں نے جواب دیا: "موسیٰ! اس علاقے میں بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں، ہم اُس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے، جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ ہاں، اگر وہ نکل جائیں تو یقیناً ہم لوگ داخل ہو جائیں گے۔"

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چلنے کے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ آپ کی فتح اللہ تعالیٰ نے طے کر دی ہے۔ اس وقت معاہدہ یہ تھا کہ اگر مدینہ پر حملہ ہوا تو پھر انصار اور مہاجرین جہاد کریں گے لیکن اگر مدینہ سے باہر جنگ ہوئی تو مہاجرین پر جہاد کی ذمہ داری تھی اور انصار پر ذمہ داری نہیں تھی۔ اس میں اسی آیت کی بنیاد پر انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جملے دلچسپ تھے۔
سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جو سردار بنو خزرج تھے تو انہوں نے عرض کیا: 'ارسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں۔ ہم نے آپ کی تصدیق کی ہے اور گواہی دی ہے کہ جو کتاب آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور ہم نے آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کیا ہے۔ یارسول اللہ جس طرف مرضی ہو تشریف لے چلیے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو معبوث کیا اگر آپ ہم کو سمندر میں گرنے کا حکم دیں گے تو ہم ضرور اس میں گر پڑیں گے اور ہم میں سے ایک شخص بھی باقی نہ رہے گا۔" مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "ہم حضرت موسی علیہ الصوۃ السلام کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے آپ اور آپ کا خدا لڑیں جبکہ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم تو آپ کے دائیں، بائیں، سامنے اور پیچھے سے جہاد کریں گے۔"

سورۃ المائدۃ 5: قرارداد جرم (Final Judgment of Criminals)

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. (23)	اس وارننگ سے ڈرنے والوں میں صرف دو شخص (یوشع اور کالب) البتہ ایسے تھے جن پر اللہ تعالی کی عنایت تھی، انہوں نے عرض کیا: ”آپ (فلسطین کے) لوگوں پر چڑھائی کر کے اِس کے دروازے میں چلے جایئے۔ پھر جب اُس میں چلے جائیں گے تو آپ ہی غالب رہیں گے اور اللہ تعالی ہی پر بھروسا کر لیجیے، اگر آپ اُس کے ماننے والے ہوں۔“
قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا ۖ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ. (24)	لیکن بنی اسرائیل نے پھر یہی کہا : ”موسیٰ! جب تک وہ (فلسطین کے جنگجو قبیلے) وہاں موجود ہیں، ہم اُس میں ہر گز کبھی داخل نہ ہوں گے۔ اِس لیے آپ اور آپ کا رب، دونوں جائیں اور جنگ کر لیں، ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں (اور فتح کے بعد ہم داخل ہو جائیں گے۔)“
قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي ۖ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ. (25)	اِس پر موسیٰ نے دعا کی: ”اے رب! میری ذات اور میرے بھائی کے سوا کسی پر میرا کوئی اختیار نہیں ہے، لہٰذا آپ ہمیں اور اِن نافرمان لوگوں کو الگ الگ کر دیجیے۔“
قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ ۛ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۛ يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ. (26)	فرمایا: ”یہی بات ہے تو یہ سرزمین (سرسبز فلسطین شاندار ایکانومی) 40 سال کے لیے اِن کے لیے نہیں ہے۔ یہ زمین (صحرائے سینا) میں مارے مارے پھریں گے، اس لیے ان نافرمانوں پر افسوس نہ کیجیے گا۔“

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما الصلوۃ والسلام تربیت کرتے رہے اور 40 سال تک بنی اسرائیل صحرا میں رہے۔ پھر یہ دو خلفائے راشدین یوشع اور کالب رضی اللہ عنہما نے اردن، فلسطین اور سیریا تک فتح کر دی۔ ان کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے اپنے الگ قبیلوں کی حکومتیں بنا دیں تو پھر ان پر شکست ہوتی رہی لیکن ہر قبیلے کے جج ہی سنبھالتے رہے۔ بالآخر حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کا عروج آیا۔

سورۃ المائدۃ 5: بنی اسرائیل کے رویہ کی مثال۔۔۔ہابل اور قابیل کا رویہ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ۖ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ۔(27)	(اے رسول! آپ کی مخالفت میں اب یہ بنی اسرائیل حسد کی بنیاد پر آپ کے خلاف فساد کر رہے ہیں تو پھر) آپ انہیں آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ سناد یجیے۔ ٹھیک ٹھیک، جب اُن دونوں نے قربانی پیش کی تو اُن میں سے ایک کی قربانی قبول کرلی گئی جبکہ دوسرے کی قبول نہیں کی گئی۔
لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۖ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔(28)	(پھر جس کی قربانی قبول نہیں کی گئی) اُس نے کہہ دیا: "میں تجھے مار ڈالوں گا۔" دوسرے نے جواب دیا: "اللہ تعالی تو اپنے انہی بندوں کی قربانی قبول کرتا ہے جو اس وارننگ (کو خلوص کے ساتھ) قبول کرنے والے ہوں۔ تم مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ مجھ پر اٹھاؤ گے تو بھی میں تمہارے قتل کے لیے تم پر اپنا ہاتھ اٹھانے والا نہیں ہوں کیونکہ میں اللہ رب العالمین سے خبر دار ہوں۔
إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ۔(29)	میں چاہتا ہوں کہ (تم نے میرے قتل کا ارادہ کر لیا ہے تو) اپنے اور میرے گناہ کا بوجھ تم ہی لے جاؤ اور جہنم میں رہو۔اِس طرح کے ظالموں کی یہی سزا ہے۔"
فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔(30)	اس کی خواہش نے بالآخر اپنے بھائی کے قتل پر اُس کو آمادہ کر لیا اور اسے مار کر وہ ان لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

بنی اسرائیل میں سیاسی حسد باقی تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہم اللہ تعالی کی پسندیدہ قوم ہے اور ہمیں ہی سپر پاور بننا ہے۔ انہی کے کزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے تو بنی اسرائیل میں حسد تھا کہ یہ تو اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی نسل سے ہیں جبکہ ہم اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام کے ہیں حالانکہ وہ دونوں بھائی تھے۔ جس طرح حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے بیٹوں میں معاملہ ہوا، بالکل یہی معاملہ بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل میں ہوا اور بنی اسرائیل کی حرکتوں کی بنیاد پر بنی اسماعیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنگ خیبر کے بنی اسرائیل کے قلعوں میں انہیں شکست کر کے مغلوبیت کی سزا پہنچا دی۔

سورۃ المائدۃ 5: بنی اسرائیل کے رویہ کی مثال۔۔۔ہابل اور قابیل کا رویہ

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي
سَوْءَةَ أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا
الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ.
(31)

پھر اللہ تعالی نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے سمجھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کس طرح چھپائے۔ اب وہ بولا: ”ہائے میری کم بختی، میں اِس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش ہی چھپا لیتا۔“ سچنانچہ وہ بے حد شرمندہ ہوا۔

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ
نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ
النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ
جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا
مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ. (32)

جس کی وجہ سے ہم نے (موسیٰ کو شریعت دی تو اُس میں) بنی اسرائیل پر بھی اپنا یہ فرمان لکھ دیا تھا: ”جس نے کسی ایک انسان کو قتل کیا حالانکہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں کوئی فساد برپا کیا ہو تو اُس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک انسان کی زندگی بچالی تو اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی دے دی ہے۔“

یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے رسول اِن کے پاس نہایت واضح پروف لے کر آئے ہیں، لیکن اس کے باوجود، ان میں سے بہت سے لوگ ہیں جو زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔

یہی وہی قلعے آثار قدیمہ میں موجود ہیں جن میں بنی اسرائیل نے مدینہ پر حملہ کی پلاننگ کی لیکن ناکام ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فتح حاصل کی۔

shutterstock.com · 2449470339

سورۃ المائدہ 5 کا موضوع (Topic)

امت مسلمہ کا عہد و میثاق Final Agreement اور شریعت۔۔۔اہل کتاب کی سزا کی تفصیلات

- شریعت کے احکامات
  - ✓ آیات 1-5: اللہ تعالی سے ایگریمنٹ: حج، خورونوش اور فیملی
  - ✓ آیات 6-11: وضو و غسل، عدل وانصاف اور قوم پرستی
  - ✓ **آیات 32-40: قتل، فساد، دہشت گردی اور کرپشن کی سزا کا قانون (Penal Law)**
  - ✓ آیات 87-108: شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات
- آیات 12-31, 41-86, 109-120: اہل کتاب پر فرد قرارداد جرم (Final Judgement of Crime & Punishment) اور ان کی غلط فہمیوں کا حل

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المائدۃ 5: قتل عام، فساد فی الارض اور چوری کی سزا۔۔۔ کریمینل پینل لاء
(Criminal & Penal Law of Shariah)

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ.(32)	(انسان کی سرکشی کی وجہ سے) یہی شریعت ہے جس کی وجہ سے ہم نے (موسیٰ کو شریعت دی تو اس تورات میں) بنی اسرائیل پر بھی اپنا یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی ایک انسان کو قتل کیا، اِس کے بغیر کہ اُس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں کوئی فساد برپا کیا ہو تو اُس نے گویا تمام انسانوں کو گویا قتل کر دیا۔ جبکہ جس نے کسی ایک انسان کو زندگی کرنے دی تو اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی کر دی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے رسول ان کے پاس نہایت واضح پروف لے کر آئے، لیکن اس کے باوجود ان میں سے بہت سے ہیں جو زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔
إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ.(33)	جو لوگ اللہ تعالی اور اس رب کے رسول سے جنگ کریں گے اور اِس طرح زمین میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو ان کی سزا پھر (ان کے جرم کی نوعیت اور صورتحال کو دیکھ کر اس میں سے کوئی بھی ایک سزا) یہی ہے کہ: 1. عبرت ناک طریقے سے قتل (مثلاً سنگسار) کیے جائیں۔ 2. یا سولی پر چڑھائے جائیں۔ 3. یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں بے ترتیب کاٹ دیے جائیں۔ 4. یا انہیں علاقے سے نکال دیا جائے (مثلاً جیل میں پھینک دیا جائے۔) یہ اُن کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے ایک بڑا عذاب ہے۔

علاقے سے نکالنا اس لیے سزا بنی کہ کوئی شخص اکیلا بھاگتا تو راستے یا جنگل میں دوسرے قبیلے والے پکڑ کر اسے اپنا غلام بنا لیتے تھے۔ موجودہ زمانے میں جلاوطنی کی شکل جیل میں ہے۔ سنگسار عبرت ناک طریقے سے قتل کرنے کی شکل میں ہے۔ احادیث میں آپ پڑھ سکتے ہیں کہ ریپ کرنے والے مجرموں کو سنگسار کیا گیا۔ دہشت گردوں پر سولی کی سزا دی کہ جس میں لٹکتے ہوئے وہ مر جاتے تھے۔

سورۃ المائدۃ 5: دہشت گردی، فساد اور ڈکیتی

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (34)	(اے رسول!) ہاں آپ کے قابو پانے سے پہلے جو لوگ توبہ کر لیں تو پھر انہیں سزا نہ دیجیے۔ (ان پر زیادتی نہ کیجیے گا اور) اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ (35)	اہل ایمان! آپ اللہ تعالی سے خبردار رہیے گا، اس کا راستہ (اخلاقیات اور شریعت کے ذریعے) ڈھونڈ لیجیے اور اس وجہ سے اس رب کی راہ میں برابر جدوجہد کرتے رہیے گا تاکہ فلاح پا سکیں۔
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (36)	رہے وہ لوگ جو منکر ہیں تو انہیں اگر زمین کی ساری دولت حاصل ہو جائے اور اس کے ساتھ مزید بھی مل جائے تو پھر اگر وہ اس انوسٹمنٹ کو فدیے میں دے کر وہ روز قیامت کے عذاب سے چھڑانا چاہیں تو تب بھی ان سے وہ قبول نہیں کی جائے گی اور انہیں دردناک سزا مل کر ہی رہے گی۔
يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ۔ (37)	وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے، مگر اُس سے کبھی نکل نہ سکیں گے۔ اُن کے لیے وہاں ہمیشہ کے لیے عذاب موجود ہے۔

موجودہ زندگی میں توبہ کی صورت میں ان مجرموں کو معاف کرنے کی اجازت اس وجہ سے دی کہ گینگ کی شکل میں لوگ جنگل میں رہ کر ڈکیتی اور دہشت گردی کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو اگر توبہ کا شعور آ جائے اور وہ سرنڈر کر کے حکومت تک آ جائے تو زیادہ اچھا ہے کہ اسے معاف کر دیا جائے۔ اس توبہ کا ثبوت یہ ہو گا کہ وہ باقی دہشت گرد اور ڈاکوؤں کی ایسی انفارمیشن دے دے گا کہ وہ سب پکڑے جائیں گے۔ اگر اس کی توبہ قبول نہ کی جائے تو پھر وہ واپس اپنے گینگ میں شامل ہو سکتا ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور دیگر دہشت گردوں پر ایکشن کیا تو پھر جنہوں نے توبہ کی تو انہیں معاف کر دیا گیا تاکہ گینگ ختم ہو۔

سورۃ المائدۃ 5: چوری، فراڈ اور کرپشن سے متعلق شریعت کا پینل لاء

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (38)	(یہ اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے، اِسے مضبوطی سے پکڑ لیجیے) کہ چور مرد ہو یا عورت، (اُن کا جرم ثابت ہو جائے اور ان کے حالات کی بنیاد پر کسی وجہ سے انہیں مجبوری نہ ہو تو ان کی انتہائی سزا یہ ہے کہ) ان کے ہاتھ کاٹ دیجیے۔ ان کے عمل کی پاداش میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرت ناک سزا کے طور پر کیونکہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے اور وہ بڑی وزڈم کا مالک ہے۔
فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (39)	پھر جس نے اپنے اِس ظلم کے بعد توبہ اور اصلاح کر لی تو اللہ تعالیٰ اس پر عنایت کی نظر کر دے گا۔ بے شک، اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (40)	کیا آپ نہیں جانتے کہ زمین اور آسمانوں کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے؟ وہ جسے چاہے گا، سزا دے گا اور جسے چاہے گا، (اس کی نیت کے لحاظ سے) بخش بھی دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔

چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹنے کی اجازت حکومتی عدالت کو ہے۔ عام آدمی کو اگر ایسا کچھ نظر آئے تو اسے چاہیے کہ وہ پولیس کو انفارمیشن پہنچا دے تاکہ وہ اس سزا کو نافذ کر سکے۔ یہاں عربی میں جو لفظ "السارق" ہے تو اس کا معنی ہے کہ چوری کا پیشہ اختیار کرنے والا۔ یہ مرد ہو یا عورت نے اگر پروفیشن کو چوری، ڈکیتی، فراڈ یا کرپشن دے تو اس پر یہ سزا دینی چاہیے۔ احادیث اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے عمل سے واضح ہوتا ہے کہ اگر پروفیشنل چور نہیں بلکہ بھوک کی وجہ سے کسی لڑکے نے کسی کے درخت سے کوئی پھل پکڑ کر کھا لیا تو اس کے ہاتھ نہیں کاٹے گئے البتہ اس پر وارننگ کر دی۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو پھر اس لڑکے یا اس کے والدین سے رقم لے کر درخت کے مالک کو دے دی۔

اسی طرح جب عہد رسالت اور عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت میں قحط کی حالت ہوئی تو پھر کسی آدمی پر بھی ہاتھ نہیں کاٹے گئے کیونکہ وہاں تو کسی انسان کو کھانا نہیں مل رہا تھا۔ اب اگر کسی نے بھوک کی وجہ سے کسی کے درخت سے کھجور کھا لی تو اس پر سزا نہیں دی۔ اس کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکومتی فنڈ سے کھجور کی بوریاں مکہ مکرمہ تک پہنچائیں تاکہ لوگوں کو کھانا مل جائے۔ ابھی اہل مکہ مشرکین تھے اور مدینہ پر حملے کر چکے تھے۔ اب انہیں اندازہ ہوا کہ واقعی یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس کے نتیجے میں بہت سے لوگ مدینہ پہنچ کر ایمان لائے۔ فتح مکہ کے موقع پر تمام لوگ ایمان لائے اور مخلص رہے۔

سورۃ المائدہ 5 کا موضوع (Topic)

امت مسلمہ کا عہد و میثاق Final Agreement اور شریعت۔۔۔اہل کتاب کی سزا کی تفصیلات

- ❑ شریعت کے احکامات
  - ✓ آیات 1-5: اللہ تعالی سے ایگریمنٹ: حج، خورونوش اور فیملی
  - ✓ آیات 6-11: وضوو غسل، عدل وانصاف اور قوم پرستی
  - ✓ آیات 32-40: قتل، فساد، دہشت گردی اور کرپشن کی سزا کا قانون (Penal Law)
  - ✓ آیات 87-108: شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات
- ❑ آیات 12-31, **41-86**, 109-120: اہل کتاب پر فرد قرارداد جرم (Final Judgement of Crime & Punishment) اور ان کی غلط فہمیوں کا حل

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المائدۃ 5: بنی اسرائیل کا رویہ، تورات کے احکامات اور دینی فیصلہ

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَن يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَن تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ. (41)

اے رسول! آپ کو وہ لوگ پریشان نہ کر سکیں، جو (اللہ تعالی کی شریعت کا) انکار کر دینے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ تو محض منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں، حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور وہ بھی جو یہودی (فرقہ بنا کر پھر باقاعدہ مذہب) ہو چکے ہیں۔

یہ جھوٹ پر اپیگنڈا پر غور کرتے ہیں، ان لوگوں کے جھوٹ پر جو ان سے الگ ایک دوسرا گروپ ہے۔ جو کبھی آپ کے پاس نہیں آئے، بات کا موقع و محل متعین ہو جانے کے باوجود اسے اصل معنی سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ کے معاملے کا فیصلہ یہ ہو تو مان لیں اور نہ ہو تو اس سے بچ کر رہیں۔ جسے اللہ تعالی (ان کی بری نیت کی بنیاد پر) فتنے میں پھینکنے دے، وہ اس میں پڑ کر رہتا ہی ہے۔

پھر اللہ تعالی کے مقابلے میں آپ ان کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن (کی بری نیت کی وجہ سے) اللہ تعالی نے نہیں چاہا کہ ان کے دلوں کو پاک کر دے۔ انکے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ایک بڑی سزا ہے۔

بنی اسرائیل حضرت اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام کی امت مسلمہ تھی لیکن انہوں نے فرقہ واریت کی بنیاد پر الگ الگ فرقے بنا دیے۔ موجودہ زمانے میں ان کے دو فرقے "یہودی" اور "عیسائی" باقی ہیں جبکہ دیگر فرقے تو ختم ہو گئے۔ انہوں نے فرقہ کی بجائے انہیں الگ الگ مذہب بنا دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ان کے مزید فرقے جیسے صابی زندہ تھے۔ مدینہ منورہ اور اس کے قریب ہی یہودی قبیلے موجود تھے اور انہی سے قرآن مجید کی گفتگو جاری رہی ہے۔ ان کا رویہ قرآن مجید میں اس لیے سامنے رکھ دیا کہ ہم لوگ اس رویے سے بچ سکیں۔ افسوس کہ ہماری امت مسلمہ بھی فرقہ واریت کر کے وہی غلطیاں کر رہی ہے اور اسی بنیاد پر ہم مغلوبیت کی سزا لے رہے ہیں۔ اس آیت میں ان کا ٹارگٹ یہی تھا کہ وہی مذہبی لیڈرز بن سکیں اور یہ کرتے تھے کہ:

- جاسوسی ایجنسی بن کر اہل ایمان کے پلان کی انفارمیشن لینا اور دشمنوں تک پہنچانا تاکہ وہ حملہ کر سکیں۔
- جھوٹے الزامات، بدگمانیاں اور غلط فہمیوں کا پراپیگنڈا۔۔۔ اس کی مثال کہ ان کا بڑا شاعر کعب بن اشرف، اہل ایمان خواتین کے خلاف فحاشی شاعری کرتا تو اس سزا میں پولیس نے اسے قتل بھی کر دیا۔

سورۃ المائدۃ 5: بنی اسرائیل کی سازشوں کو بچانے کے لیے طریقہ کار

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْــــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ. (42)	یہ جھوٹ پر کان لگاتے اور (جھوٹے پراپیگنڈا کے لیے) بغیر کسی تردد کے حرام کھاتے ہیں، لہٰذا (مقدمہ کے فیصلوں کے لیے) آپ کے پاس آئیں تو آپ کو اختیار ہے کہ اِن کا فیصلہ کریں یا ٹال دیں۔ آپ انہیں ٹال دیں گے تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر فیصلہ کریں گے تو آپ پر لازم ہے کہ اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیجیے گا۔ اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ اُنہی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو انصاف کا فیصلہ کرتے ہیں۔
وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ. (43)	یہ آپ سے کس طرح (اختلافات کا) فیصلہ کرواتے ہیں حالانکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ موجود ہے۔ پھر فیصلے کے لیے رجوع کر لینے کے بعد بھی برگشتہ ہو جاتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ ماننے والے لوگ ہی نہیں ہیں۔

مدینہ منورہ میں تین یہودی قبیلے موجود تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت کو قبول کر لیا تھا اور ساتھ ہی معاہدہ بھی کر چکے تھے کہ وہ اپنے دین میں آزاد ہوں گے اور اگر مدینہ پر حملہ ہوا تو ہم اپنی سکیورٹی کریں گے جبکہ مسلمان بھی یہودیوں کی مدد کریں گے۔ اس کے باوجود یہ مجرمانہ حرکتیں کرتے رہے جیسے:

- اہل ایمان خواتین پر فحش شاعری اور کسی اکیلے صحابی یا خاتون کو قتل کرنے کا حملہ
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا اور وہاں آپ کو قتل حملہ کیا۔ ان کی خواتین نے جادو ٹونا کی کوشش بھی کی۔
- جان بوجھ کر مقدمہ بنا کر فیصلے کے لیے آتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے پر جعلی پراپیگنڈا کرتے کہ یہ تورات کے خلاف ہے۔
- اس کی پاداش میں دو قبیلوں پر جلاوطنی کی سزا دی تو پھر یہ خیبر میں قلعے بنا دیے اور پھر مدینہ پر حملے کی پلاننگ کرنے لگے لیکن ناکام ہوئے۔

جنگ خندق میں ایک یہودی قبیلہ بنو قریظہ رہ گیا تھا اور انہوں نے مشرکین سے وعدہ کیا کہ تم مدینہ پر باہر سے حملہ کرو تو ہم اندر سے کرتے ہیں۔ اس میں ناکام رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکشن کیا اور انہیں گرفتار کیا۔ انہوں نے سرنڈر کر کے درخواست کی کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جج بنا دیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ اوس قبیلہ کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پرانی دوستی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کر لیا اور سعد رضی اللہ عنہ کو جج بنا دیا۔ انہوں نے تورات کے مطابق یہ سزا دی کہ سارے مجرموں کو قتل کیا جائے اور باقی سب کو قیدی بنا دیا جائے۔

سورۃ المائدۃ 5: بنی اسرائیل کی سازشوں کو بچانے کے لیے طریقہ کار

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ.(44)	یہ تورات ہم ہی نے اتاری، جس میں ہدایت بھی تھی اور روشنی بھی۔ اللہ تعالی کے فرمانبردار نبی، ربانی عالم اور جج ان یہودیوں کے (اختلافی) فیصلے اسی تورات کے مطابق کرتے تھے، اِس لیے کہ انہیں اِس کتاب الٰہی کا ذمہ دار اور اِس پر گواہ بنادیا تھا۔ (یہ ہدایت بھی اس کے بارے میں کی گئی تھی کہ) لوگوں سے نہ ڈریے، بلکہ مجھ اللہ سے خبردار اور میری آیات کو تھوڑی قیمت کے عوض نہ بیچ لیجیے گا۔ (یاد رکھیے کہ) جو لوگ اللہ تعالی کے اتارے ہوئے قانون کے مطابق فیصلے نہ کریں تو وہی منکر ہیں۔
وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ.(45)	اِسی کتاب (تورات) میں ہم نے اِن پر فرض کیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور اِسی طرح دوسرے زخموں کا بھی قانونی بدلہ ہے۔ پھر جس (زخمی) نے اُسے معاف کر دیا تو اس کے لیے وہ کفارہ بن جائے گا۔ (یہ اللہ تعالی کی شریعت ہے) اور جو اللہ تعالی کے اتارے ہوئے قانون کے مطابق فیصلے نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

یہودی اسکالرز نے اپنی تاریخ پر کتابیں لکھیں جو سب بائبل میں موجود ہیں۔ انہوں نے سارے جرم بھی اکٹھے کر دیے ہیں جس کا مطالعہ ہم کر سکتے ہیں اور ایسے ہی جرم ہمارے ہاں بھی موجود ہیں۔

- ججز کی کتاب میں ہم سارے مجرمانہ حملوں کو دیکھ سکتے ہیں۔
- تورات کے خلاف عمل کرتے رہے اور عوام پر نفسیاتی غلامی کرنے کی کوشش کرتے رہے تاکہ مرید اکٹھے ہوتے جائیں۔ تورات کو کتاب ''استثنی'' میں احکامات کر پڑھ سکتے ہیں
- انبیاء کرام جیسے حضرت سیموئیل، حزقی ایل، دانیال، یوسیع، عاموس، عبدیاہ، یوناہ یعنی یونس، میکاہؑ، یحییٰ اور عیسیٰ علیھم الصلوۃ والسلام کی سیرت میں ان کے لیکچرز کو بھی پڑھ سکتے ہیں جس میں انہوں نے مجرموں پر تبصرہ ارشاد فرمایا ہے۔

سورۃ المائدۃ 5: تورات کی شریعت پر عمل اور تورات، انجیل اور قرآن کا تعلق

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ۔ (46)	انہی (انبیاء کرام) کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اس سے پہلے تورات موجود تھی اور وہ اسے کنفرم کرنے والے تھے۔ ہم نے انہیں انجیل عطا فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی تھی جو یہی تورات کی تصدیق (Conformation) کرنے والی تھی جو اس سے پہلے موجود تھی۔ اللہ تعالی سے خبردار کرنے والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت کے طور پر اور اس فرمان کے ساتھ (ثبوت کے طور پر ہے۔)
وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ (47)	اہل انجیل کو بھی چاہیے کہ ان کے مطابق فیصلے کریں جو اللہ تعالی نے اس میں نازل کیا ہے اور جو اللہ تعالی کے اتارے ہوئے قانون کے مطابق فیصلے نہ کریں تو وہی فاسق ہیں۔

یسوع (عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام) اور شریعت: یہ نہ سمجھیے کہ میں موسیٰ کی کتاب شریعت (تورات) اور نبیوں کی تعلیمات کو منسوخ یا بے کار کرنے کے لیے آیا ہوں۔ میں ان کو منسوخ کرنے کی بجائے ان کو مکمل کرنے کے لیے آیا ہوں۔ (بائبل۔ 40 کتاب "متی"۔ باب 5۔ جملہ 17)

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے حواری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تورات و انجیل کے مطابق فیصلے کر کے عمل کرتے رہتے تھے۔ آپ کے بعد ایک صوفی پال نے تبدیلی یہ کر دی کہ تورات کو چھوڑ دیا اور اس وقت اکثر عیسائی حضرات پال کے پیروکار ہیں۔ خود عیسائی اسکالرز نے اپنی تاریخ میں واضح کر دیا کہ پال اور برناباس رضی اللہ عنہ سے شدید اختلاف ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ برناباس رضی اللہ عنہ کی کتاب "انجیل برناباس" پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ اس اختلاف میں دونوں گروپس تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں موجود تھے۔ اس وقت برناباس رضی اللہ عنہ کے پیروکار عیسائی سب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہیں۔

بائبل۔۔۔کتاب الخروج2

22.اگر عورت یا بچہ بری طرح زخمی ہو تو وہ آدمی جس نے اسے ضرر پہنچایا ہے سزا پائے گا۔ تم ایک زندگی کے بدلے دوسری زندگی لو۔

23. تم آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ، پیر کے بدلے پیر۔

24. جلے کے بدلے جلاؤ۔ کھرچ کے بدلے کھرچ کرو اور زخم کے بدلے زخم۔

25.اگر کوئی آدمی کسی غلام کی آنکھ پر مارے اور غلام اس آنکھ سے اندھا ہو جائے تو اس غلام کو ہرجانے کے طور پر آزاد کر دیا جائے۔ یہ قانون مرد اور عورت دونوں غلام کے لیے لاگو ہوگا۔(باب 2۔ جملے 26-23)

سورۃ المائدۃ 5: فرقہ ورانہ اور مذہبی اختلافات پر رویہ

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ۔ (48)

(اے رسول!) پھر ہم نے آپ کو یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جو قول فیصل (Final Decision) کے ساتھ اور اس کتاب کی تصدیق (Conformation) اس سے پہلے موجود ہے جو اسے نگہبان (Approval) بنا کر نازل کیا ہے۔
اس لیے آپ ان کا فیصلہ اس شریعت کے مطابق کریں جو اللہ تعالی نے نازل کی ہے اور جو حق آپ کے پاس آچکا ہے، اس سے ہٹ کر اب ان کی خواہشوں کی پیروی بالکل نہیں کیجیے گا۔ آپ میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک شریعت، یعنی ایک لائحۂ عمل (Policies & Procedures) مقرر کر دیا ہے۔
اللہ تعالی چاہتا تو آپ کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر اس رب نے یہ نہیں کیا کیونکہ جو کچھ اس رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے، اس میں آپ کی آزمائش کرے (کہ کیا آپ اپنی آزادی کے ساتھ ہدایت کو تلاش کر کے نیک عمل کرتے ہیں۔) چنانچہ بھلائیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کیجیے کیونکہ آپ سب کو اللہ تعالی ہی کی طرف پلٹنا ہے تو پھر وہ آپ کو بتا دے گا کہ جس میں آپ اختلاف کرتے رہے تھے۔

ابھی بھی آپ بائبل کی پانچویں کتاب "استثنا" میں تورات کی شریعت کو پڑھ لیجیے تو آپ کو قرآن مجید کے ساتھ 100% میچ نظر آئے گی۔ اسی طرح آپ انجیل کی چار کتابیں بائبل میں موجود ہیں جو حقیقت میں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت کی کتابیں ہیں۔ ان سب میں جہاں جہاں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشادات ہی حقیقت میں انجیل ہے۔ اس میں بھی آپ کو کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔ ہاں معمولی سا فرق اگر نظر آیا تو وہ صرف اتنا ہے کہ جو خاص ٹائم کی صورتحال سے متعلق ہے۔
اس کی مثال دیکھ لیجیے کہ ہفتے میں ایک دن بنی اسرائیل میں فرض کر دیا کہ پورا دن عبادت کریں اور اس میں کوئی معاشی کام بالکل نہ کریں کہ یہ "سبت" کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہی حکم ہے جو سورۃ الجمعہ میں ہے لیکن وہاں اتنا کیا کہ پورے دن کی بجائے صرف آدھا یا ایک گھنٹے تک ہی کا حکم ہے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایسی گمراہیاں تھیں تو ان کی اصلاح کے لیے ایک دن کا حکم دیا جبکہ ہمارے لیے اسے چھوٹا ٹائم کر دیا۔ شریعت میں باقی کوئی اختلاف نظر نہیں آئے گا۔ ہاں فقہاء کے آئیڈیاز میں اختلاف ضرور نظر آئے گا۔

سورۃ المائدۃ 5: فرقہ ورانہ اور مذہبی اختلافات کی بنیاد پر پراپیگنڈا

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ. (49)	وہی بات کہ ان کا فیصلہ اس شریعت کے مطابق کر دیجیے جو اللہ تعالی نے نازل کی ہے۔ ان کی خواہشوں کی پیروی بالکل نہ کیجیے گا اور ان سے ہوشیار رہیے گا کہ کہیں یہ لوگ آپ کی ہدایت کی کسی بات سے بہکا دیں جو اللہ تعالی نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔ پھر اگر وہ چھوڑ دیں تو جان لیجیے گا کہ اللہ تعالی انہیں ان کے کچھ گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اِن لوگوں میں سے زیادہ نافرمان ہیں۔
أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ. (50)	پھر کیا یہ جاہلیت (یعنی قوم پرستی، فرقہ پرستی، قبیلہ پرستی اور گروپ کے لیے جذباتی تعلق میں اللہ تعالی کی شریعت کو چھوڑ کر) کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں؟ حالانکہ اِن لوگوں کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے بشرطیکہ جو لوگ (اللہ تعالی اور آخرت پر) یقین رکھتے ہیں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. (51)	اہل ایمان! آپ اِن (دشمن) یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بنائیے گا کیونکہ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ آپ میں سے اگر کوئی (اس وارننگ کے باوجود) انہیں اپنا دوست بناتا ہے تو اُس کا شمار پھر انہی میں سے ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی اِس طرح کے ظالموں کو کبھی سیدھا راستہ نہیں دکھاتا ہے۔

Propaganda Methods by Joseph Goebbels --- 1940-1945: “If you tell a lie big enough and keep repeating it, people will eventually come to believe it.”

سورۃ المائدۃ 5: جھوٹ پروپیگنڈا سے بچنے کا طریقہ کار

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ. (52)	چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے، وہ اِن سے پینگیں بڑھا رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔ چنانچہ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالی (آپ کو) فتح دے یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کردے تو انہیں اس چیز پر پچھتانا پڑے جو اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔
وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ. (53)	(یقین رکھیے کہ اِن کے ساتھ یہی ہوگا) اور ایمان والے کہیں گے کہ کیا یہ وہی ہیں جو اللہ تعالی کے نام سے کڑی کڑی قسمیں کھا کر یقین دلاتے تھے کہ وہ آپ کے ساتھی ہیں؟ ان کے سب پلان ضائع ہوگئے اور یہ نامراد ہو کر رہ گئے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. (54)	اہل ایمان! (یہ رویہ دین سے تبدیل ہو جانے کا رویہ ہے۔ چنانچہ یاد رکھیے گا کہ) آپ میں سے جو اپنے دین سے الگ ہوگا تو اللہ تعالی کو اس کی کچھ پروا نہیں ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالی عنقریب ایسے لوگ اٹھا دے گا جن سے وہ محبت کرے گا اور وہ لوگ اللہ تعالی سے محبت کریں گے۔ اہل ایمان کے لیے نرم اور ان منکروں کے مقابل میں نہایت سخت ہوں گے تو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی انہیں نہ کریں گے۔ یہ اللہ تعالی کا فضل ہے، وہ (نیت کے لحاظ سے) جسے چاہے گا، عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالی کی بڑی وسعت ہے جبکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

سورۃ المائدۃ 5: جھوٹ پروپیگنڈا سے بچنے کا طریقہ کار

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ۔ (55)	آپ کے دوست تو حقیقت میں اللہ، اُس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو عاجزی اور فوکس کے ساتھ نماز کا اہتمام کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں۔
وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ۔ (56)	جو لوگ اللہ تعالی، اس کے رسول اور سچے ایمان والوں کو اپنا دوست بنالیں، وہی غالب ہوں گے، اِس لیے کہ اللہ تعالی کے ساتھی وہی ہیں جو غالب رہنے والے ہوں گے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ (57)	اہل ایمان! آپ سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی تھی، اُن میں سے جن لوگوں نے آپ کے دین کو مزاق اور کھیل بنالیا ہے، انہیں اور دوسرے منکروں کو اپنا دوست بالکل نہ بنایئے گا اور اللہ سے خبر دار رہیے گا، اگر آپ مخلص اہل ایمان ہیں۔
وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ۔ (58)	جب آپ نماز کے لیے (آزان کے طور پر) پکارتے ہیں تو وہ (منکرین) مذاق اڑا کر اُسے کھیل بنالیتے ہیں۔اِس کی وجہ یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے ہیں۔
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ۔ (59)	ان سے کہہ دیجیے کہ اے اہل کتاب! کیا اس بات کا غصہ ہم پر نکال رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالی پر ایمان لائے ہیں اور ایمان اس پر لائے ہیں جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے جو اُس (تورات و انجیل) پر بھی جو اِس سے پہلے اتاری گئی تھی۔اس کا بھی آپ میں اکثر لوگ نافرمان ہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: جھوٹ پروپیگنڈا سے بچنے کا طریقہ کار اور نتائج

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ.(60)	ان سے فرما دیجیے کہ میں آپ ان لوگوں کا بتا دوں جن کا انجام اللہ تعالی کے ہاں اس سے بھی برا ہے (جو آپ ہمارے لیے سوچتے ہیں؟) یہ وہ ہیں کہ جن پر اللہ تعالی نے لعنت کی، جن پر اس کا غضب ہوا، جن کے اندر سے انہیں بندر اور خنزیر جیسے بنا دیے اور جنہوں نے شیطان کی پوجا کی ہے۔ یہ درجے میں بدتر اور صحیح راستے سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔
وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ.(61)	یہ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہوئے ہیں حالانکہ کفر لیے ہوئے آتے اور اُسی کے ساتھ واپس چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔
وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(62)	آپ دیکھتے ہیں کہ اِن میں سے اکثر حق تلفی، ظلم و زیادتی اور اپنی حرام خوری (Corruption) کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ کیا ہی برا کام ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔
لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ.(63)	اِن کے علما اور فقہا انہیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ کیا ہی بُرا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: جھوٹ پروپیگنڈا سے بچنے کا طریقہ کار

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ. (64)	یہودی کہتے ہیں کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں حالانکہ انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور اِن کی اس گستاخی کی وجہ سے ان پر لعنت ہو۔ ہر گز نہیں، بلکہ اس رب کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں اور وہ جس طرح چاہتا ہے، عطا فرما دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے بہت لوگوں کی سرکشی اور کفر کو وہ چیز بڑھا دے گی جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ (ان کے اس رویے کی وجہ سے) ہم نے قیامت کے دن تک کے لیے اِن کے درمیان دشمنی اور عداوت ڈال دی ہے۔ یہ جب کبھی جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُسے بجھا دیتا ہے کیونکہ وہ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ ان فساد برپا کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔
وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ. (65)	اِس کے برخلاف اگر یہ اہل کتاب (ہمارے رسول پر) ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو (اِس کے صلے میں) ہم اِن کی برائیاں اِن سے دور کر دیتے اور اِن کو راحت کے باغوں میں پہنچا دیتے۔

خود یہودی اور عیسائی اسکالرز نے اپنی جو تاریخ لکھی ہے، اسے پڑھ لیجیے تو نظر آئے گا کہ 330CE-Today میں عیسائی یہودی جنگیں مسلسل جاری رہی ہیں۔ قریب ہی پچھلی صدی میں دو ورلڈ وارز میں دیکھ سکتے ہیں کہ آپس میں کس طرح ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے ہیں اور یہی جرم تورات کے خلاف ہے۔ ہم لوگ بھی قرآن کے خلاف ہوئے تو ہم پر بھی سزا نازل ہوتی رہی ہے کہ آپس میں ہی فرقہ واریت میں جنگیں کرتے رہے ہیں۔

1st World War 1914-1918 = 9.7 million military + 11 million civilians & 2nd World War 1939-1945 = 20 million military + 55 million civilians killed

سورۃ المائدۃ 5: پروپیگنڈے کے نتائج

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۚ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ. (66)	اگر یہ لوگ تورات وانجیل پر قائم ہو جاتے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی تھی تو اپنے اوپر اور پاؤں کے نیچے سے رزق (Financial Benefits) پالیتے۔ (اِس میں شبہ نہیں کہ ان میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو ہدایت پر قائم ہے مگر ان میں اکثر وہی ہیں جن کے اعمال بہت برے ہیں۔
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. (67)	اے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے، وہ انہیں پہنچا دیجیے، جس طرح کہ پہنچانے کا حق ہے کیونکہ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو یہی سمجھا جائے گا کہ آپ نے اللہ تعالی کا پیغام نہیں پہنچایا ہے۔ اللہ تعالی ان لوگوں سے آپ کی حفاظت کرے گا، اِس لیے کہ اللہ تعالی اِس منکر قوم کو ہرگز کامیابی کا راستہ نہ دکھائے گا۔
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. (68)	آپ ان سے صاف فرما دیجیے: "اے اہل کتاب! آپ کی کوئی بنیاد نہیں ہے، جب تک آپ تورات وانجیل پر قائم نہ ہو جائیں جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کی گئی ہے۔" لیکن ہو گا یہی کہ اِن میں سے بہت لوگوں کے کفر کی بنیاد پر سرکشی ضرور بڑھا دے گی حالانکہ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہو چکا ہے، اس لیے ان منکروں پر افسوس نہ کیجیے گا۔

سورۃ المائدۃ 5: اندھی تقلید اور تعصب

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. (69)	(اللہ تعالی کی نجات پر کسی کی مونا پلی نہیں ہے، لہٰذا) حقیقت یہ ہے کہ جو مسلمان، یہودی، صابی اور کرسچن کہلاتے ہیں، اِن میں سے جو لوگ بھی اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں، اُن کے لیے (اللہ کے حضور میں) کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ ہی وہ کبھی غمزدہ ہوں گے۔
لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ. (70)	یہ حقیقت ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے (شریعت کی پابندی کا) معاہدہ کر لیا اور بہت سے رسول ان کی طرف بھیجے، (مگر ہوا یہ کہ) جب کبھی کوئی رسول ان کی خواہشات نفس کے خلاف کچھ فیصلہ لے کر اُن کے پاس آیا تو کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل کرتے رہے۔
وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ. (71)	وہ یہی سمجھے کہ انہیں کوئی نہیں پکڑ سکتا ہے چنانچہ اندھے اور بہرے بن گئے۔ پھر اللہ تعالی نے عنایت فرمائی اور اُن (کے مخلصین) کی توبہ قبول کر لی۔ اِس کے بعد بھی ان میں سے اکثر اندھے اور بہرے ہی بنتے چلے گئے۔ (اب بھی یہی صورت ہے) اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں، اللہ تعالی اُسے دیکھ رہا ہے۔

صابی بنی اسرائیل کا ایک فرقہ رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان کے کچھ لوگ عراق میں رہتے ہیں۔ وہ خود کو حضرت یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کہلاتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے بادشاہ نے ہی حضرت یحیی علیہ الصلوۃ والسلام کو شہید کر دیا تھا کیونکہ وہ اپنی سوتیلی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا تھا جسے حضرت یحیی علیہ الصلوۃ والسلام نے حرام فرما دیا تھا۔

یہ اندھے بہرے اس طرح ہو گئے جسے "اندھی تقلید اور نفسیاتی غلامی" کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے لیڈرز عوام میں جعلی پراپیگنڈا اور جعلی احادیث کے ذریعے اپنا مرید بنا دیتے اور لوگ آنکھیں بند کر کے ان کی پیروی کرتے رہے۔ اس کی تفصیل انہی کے اسکالرز نے بائبل میں اس جرم کی وضاحت کر دی ہے اور یہی بیماری ہمارے ہاں بھی ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی، عیسائی اور مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو ہی قتل کر رہے ہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: تین میں سے ایک خدا کا تصور (Trinity) اور غلو (Extremism)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ. (72)	ان لوگوں نے بھی یقینا کفر کیا ہے جنہوں نے کہا کہ خدا تو یہی مسیح ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے تو یہی فرمایا تھا: ''بنی اسرائیل! اللہ تعالی کی عبادت کریں جو میرا بھی رب ہے اور آپ کا بھی۔ جو اللہ تعالی کو شریک سمجھ بیٹھے تو ان پر اللہ تعالی نے جنت حرام کر دی ہے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے کیونکہ ایسے ظالموں کا وہاں کوئی مددگار نہ ہو گا۔''
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (73)	اِسی طرح اُن لوگوں نے بھی یقینا کفر کیا ہے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا (Trinity Doctrine) ہے حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا ہے ہی نہیں۔ یہ اپنی باتوں سے باز نہ آئے تو اِن میں سے جو لوگ اپنے کفر پر قائم رہیں گے، انہیں ایک دردناک عذاب آ پکڑے گا۔
أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (74)	پھر کیا یہ اللہ تعالی کی طرف رجوع نہیں کریں گے اور معافی نہ مانگیں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی مغفرت فرمانے والا ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ. (75)	مسیح ابن مریم ایک رسول ہی تھے، اُن سے پہلے بھی بہت سے رسول گزرے ہیں اور اُن کی والدہ (اللہ تعالی کی) ایک سچی بندی تھیں اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ (یہی ثبوت ہے کہ وہ اللہ تعالی کے عاجز بندے ہی تھے۔) دیکھیے، ہم اپنی آیات اِن کے سامنے کس طرح کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ پھر دیکھیے کہ یہ کس طرح الٹے واپس ہو جاتے ہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: تین میں سے ایک خدا کا تصور (Trinity) اور غلو (Extremism) کے اثرات

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (76)	اِن سے کہہ دیجیے: ''کیا آپ اللہ تعالی کو چھوڑ کر ان کی پوجا کر رہے ہیں جو آپ کے لیے کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالی ہی سننے اور جاننے والا ہے۔''
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ۔ (77)	کہہ دیجیے: ''اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو (Extremism) نہ کیجیے گا اور ان لوگوں کے بدعات (Innovation in Religion) کی پیروی بالکل نہ کیجیے گا جو پہلے ہی گمراہ ہو چکے تھے۔ انہوں نے ہی بہت لوگوں کو گمراہ کیا اور جو سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔''
لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ۔ (78)	بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تو ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ اِس لیے کہ انہوں نے (اللہ تعالی کی) نافرمانی کی کہ حدود سے آگے بڑھ جایا کرتے تھے۔
كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔ (79)	وہ جن برائیوں کا ارتکاب کرتے رہے تو ان سے کسی طرح باز نہیں آتے تھے۔ نہایت بُرا طرز عمل تھا جو انہوں نے اختیار کر لیا تھا۔

ابھی بھی ہم یہودی اور عیسائی اسکالرز نے جو اپنی تاریخ لکھی ہے، اسے ہم پڑھ سکتے ہیں کہ ٹرانٹی کا تصور پال اور ان کے پیروکاروں نے اختیار کیا تھا۔ انہوں نے تصوف اور فلسفہ کی بنیاد پر یہ آئیڈیا ایجاد کیا کہ خدا، انسان کی شکل میں آ جاتا ہے۔ اسی کو ''اوتار'' کہا جاتا ہے جس میں خدا، انسان کی شکل میں آ جاتا ہے۔ یہی تصور ہندو، بدھ مت، عیسائی، یہودی اور مسلمانوں میں بھی آ گیا لیکن سب نے تھوڑی سی تبدیلیاں کر دیں۔ مثلاً ہندو حضرات نے رام کو اوتار کہا جبکہ بدھ مت نے گوتم بدھ کو اوتار سمجھا لیا۔ یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہہ دیا جبکہ عیسائیوں پال کے پیروکاروں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا سمجھنے لگے۔ مسلمانوں نے یہی تصور اس تبدیلی سے کر دیا کہ اوتار کی بجائے امام یا ولی اللہ کہہ کر ان کے مزارات کی پوجا کرنے لگے۔ ان تمام مذاہب میں انہی کے اسکالرز نے تنقید بھی کی ہوئی ہے۔

سورۃ المائدۃ 5: منافقوں کی منکرین سے دوستی کی سزا

تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ. (80)	آپ ان میں بکثرت لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان منکروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ نہایت بُرا سامان ہے جو انہوں نے اپنے حق میں آگے کے لیے تیار کر کے بھیجا ہے۔ یہی کہ ان پر اللہ تعالی کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔
وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ. (81)	اگر یہ فی الواقع اللہ تعالی، اُس کے نبی اور اُس نازل شدہ (تورات، انجیل اور قرآن) کے ماننے والے ہوتے جو رسول کی طرف نازل ہوئی تو کبھی اِن (منکروں) کو اپنا دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے زیادہ تر نافرمان ہو چکے ہیں۔
لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ. (82)	حقیقت یہ ہے کہ اہل ایمان کی دشمنی میں آپ سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پائیں گے اور مسلمانوں کی دوستی میں (رسول کے دور میں عیسی کے صحابہ حواریوں کے پیروکار) سب سے زیادہ قریب اُن لوگوں کو دیکھیں گے جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ (Christian) ہیں۔ یہ اِس لیے کہ اُن کے اندر علما اور راہب ہیں جو تکبر نہیں کرتے ہیں۔

جب قرآن مجید نازل ہو رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کو عیسائی حضرات تک پہنچا دیا۔ ان میں تکبر سے بچنے والے عیسائی حضرات وہ تھے جو حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ حواری رضی اللہ عنہم کے پیروکار تھے اور یہی عربی میں نصاریٰ کہلاتے تھے۔ اس کی مثال دیکھ لیجیے کہ افریقہ کے بادشاہ نجاشی رضی اللہ عنہ نے جب قرآن مجید کی سورۃ مریم کو سنا تو وہ ایمان لائے۔ ان کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ ہی میں نماز جنازہ عطا فرمائی۔ اسی طرح افریقہ اور یمن میں بہت سے مخلص عیسائی موجود تھے اور ان کی اکثریت ایمان لائے۔ جو نصاریٰ فلسطین، لبنان اور ترکی میں موجود تھے تو وہ بھی ایمان لائے ہیں۔ اس وقت عیسائی حضرات کے وہی لوگ ایمان نہیں آئے جو پال کے پیروکار ہیں۔ انہی کے تین فرقے کیتھولک، پروٹیسٹنٹ اور آرتھوڈاک موجود ہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: مخلص اہل کتاب

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ. (83)	جب اس قرآن کو سنتے ہیں جو اللہ تعالی کے رسول پر نازل ہوا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ حق کو پہچان لینے کے باعث اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ وہ پکار اٹھتے ہیں کہ ہمارے رب! ہم نے مان لیا چنانچہ ہمارا نام تو اِس کی گواہی دینے والوں میں ریکارڈ کر لیجیے۔
وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ. (84)	ہم اللہ تعالی اور اُس حق کو کیوں نہ مانیں جو ہمارے پاس آگیا ہے، جب کہ ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں شامل کرے گا۔
فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ. (85)	چنانچہ اللہ تعالی کا فیصلہ ہے کہ ان کی اس بات کے صلے میں انہیں ایسی جنت کے باغ عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان لوگوں کی جزا ہے جو خوبی کا رویہ اختیار کرنے والے ہوں۔
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ. (86)	رہے وہ لوگ جو منکر ہوئے، جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے تو وہی جہنم کے لوگ ہیں۔

سورۃ المائدہ 5 کا موضوع (Topic)

امت مسلمہ کا عہد و میثاق Final Agreement اور شریعت۔۔۔اہل کتاب کی سزا کی تفصیلات

- ❑ شریعت کے احکامات
  - ✓ آیات 1-5: اللہ تعالی سے ایگریمنٹ: حج، خورونوش اور فیملی
  - ✓ آیات 6-11: وضو و غسل، عدل و انصاف اور قوم پرستی
  - ✓ آیات 32-40: قتل، فساد، دہشت گردی اور کرپشن کی سزا کا قانون (Penal Law)
  - ✓ **آیات 87-108: شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات**
- ❑ آیات 12-31, 41-86, 109-120: اہل کتاب پر فرد قرارداد جرم (Final Judgement of Crime & Punishment) اور ان کی غلط فہمیوں کا حل

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المائدۃ 5: شریعت سے متعلق شدت پسندی سے متعلق سوالات کے جوابات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔(87) وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ۔(88)	اہل ایمان! جو پاکیزہ اشیاء اللہ تعالی نے آپ کے لیے جائز کی ہیں، انہیں حرام نہ سمجھ لیجیے گا اور نہ حدود سے تجاوز کیجیے گا۔ اللہ تعالی حدود سے باہر نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جو حلال وطیب چیزیں اللہ تعالی نے آپ کو بخشی ہیں، انہیں کھائیں پیئیں اور اس اللہ تعالی سے خبر دار رہیے جس پر آپ ایمان لا چکے ہیں۔
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔(89)	2 (آپ میں سے بعض لوگ کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی قسم کھا لیتے ہیں تو سمجھ لیجیے کہ) اللہ تعالی آپ کی اُن قسموں پر کوئی مواخذہ نہ کرے گا جو آپ بے ارادہ (بغیر سوچے ہی قسم) کھا لیتے ہوں۔ لیکن جو قسمیں دل کے پختہ ارادے سے کھاتے ہیں، اُن پر ضرور آپ کا حساب کتاب کرے گا۔ چنونچہ اس طرح کی قسم اگر توڑ دی جائے تو اُس کا کفارہ یہ ہے کہ: 1. 10 مسکینوں کو اُس معیار کا کھانا کھلایا جائے جو آپ عام طور پر اپنی فیملی کو کھلاتے ہیں۔ 2. یا ان غریبوں کو پہننے کے کپڑے دیے جائیں۔ 3. یا ایک غلام آزاد کیا جائے۔ 4. پھر جسے یہ ممکن نہ ہو تو اسے 3 دن کے روزے ہیں۔ یہ آپ کی قسموں کا کفارہ ہے، جب آپ قسم کھا لیتے ہوں تو اپنی قسموں کی حفاظت کیا کریں۔ اللہ تعالی اسی طرح آپ کے لیے اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے تاکہ آپ اس رب کے شکر گزار رہیں۔

سورۃ المائدۃ 5: شراب، جوا، مشرکانہ عمل، توہم پرستی اور حل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (90) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ. (91)	3۔ اہل ایمان! یہ شراب، جوا، تھان (وہ جگہ جہاں شرکیہ عمل کیا جاتا ہو مثلاً مندر یا مزار میں ایسے عمل کیے جاتے ہوں) اور قسمت کے تیر (جوا یا قسمت اور توہم پرستی کی وجہ سے) یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ چنانچہ آپ ان سے بچیے تاکہ آپ فلاح پا سکیں۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ آپ شراب اور جوئے میں لگا کر آپ کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کی یاد یعنی نماز سے روک دے۔ پھر کیا آپ باز آئیں گے؟
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ. (92)	اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہیے (تاکہ ان نافرمانی سے) بچتے رہیے۔ لیکن (ہماری اس شریعت سے) منہ موڑیں گے تو جان لیجیے کہ ہمارے رسول پر تو اِس کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے کہ وضاحت کے ساتھ (میرا پیغام) پہنچا دیں۔
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (93)	جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور اچھے عمل کرنے لگے ہیں، انہوں نے پہلے جو کچھ (غلط) کھایا پیا تھا، اُس میں اُن پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جب کہ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا، ایمان لائے اور اچھا عمل کرتے رہے، پھر مزید یہ احتیاط اختیار کر لی اور اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے، پھر مزید تقویٰ اختیار کیا اور (اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر) خوبی کے ساتھ عمل پیرا ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عمدہ کوالٹی کا رویہ اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

سورۃ المائدۃ 5: حج و عمرہ کے دوران احرام کی پابندیاں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (94)	اہل ایمان ! اللہ تعالی کچھ ایسے شکار کے ذریعے سے آپ کو (احرام کی حالت میں) ضرور آزمائش میں ڈالے گا جو آپ کے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں ہو گا تاکہ اللہ تعالی دیکھ لے کہ (آپ میں سے) کون اللہ تعالی کو دیکھے بغیر اس رب سے خبر دار ہے (اور کون وہ شخص ہے خبر دار نہیں ہے۔) پھر جس نے اِس وارننگ کے بعد بھی اللہ تعالی کے طے کیے ہوئے پروسیجرز سے تجاوز کیا تو اس کے لیے ایک دردناک سزا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ. (95)	اہل ایمان ! احرام کی حالت میں شکار نہ کیجیے گا۔ آپ میں سے جس نے جانتے بوجھتے اس جانور کو مارا تو پھر اس کا بدلہ یہ ہے کہ اپنے جانوروں میں سے اسی شکار کے ہم پلہ جانور کی قربانی کریں۔ اس کا فیصلہ آپ میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ قربانی کی حیثیت سے کعبہ پہنچایا جائے گا۔ یا اگر نہیں کر سکے تو اس گناہ کے کفارے میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا یا اِسی کے برابر روزے رکھنا ہوں گے تاکہ وہ اپنی سزا کا بدلہ چکھے۔ اِس سے پہلے جو کچھ ہو چکا، اُسے اللہ تعالی نے معاف کر دیا ہے، لیکن اب اگر کسی نے اسے دہرایا تو اللہ تعالی اس سے بدلہ لے گا۔ اللہ تعالی زبردست ہے تو وہ بدلہ لینے والا ہے۔

ہمارے زمانے میں شکار کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہ مشکل کام تھا جس میں اللہ تعالی اہل ایمان کی کوالٹی کا امتحان کیا۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک 415 کلومیٹر سفر تھا جس میں احرام باندھ کر 8 دن کا سفر تھا۔ اس زمانے میں ہر جگہ ریسٹورنٹس نہیں تھے جس میں کھانا کھا سکیں۔ صحیح طریقہ یہی تھا کہ وہ گھر سے کھانا لے کر سفر کریں۔ اللہ تعالی نے امتحان یہی کیا کہ راستے میں اچانک اچھا جانور ٹارگٹ میں آجاتا۔ ایسا واقعہ ہوا کہ ایک صحابی نے ابھی احرام نہیں باندھے تھے تو انہوں نے شکار کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا تو پھر اس کا کھانا روک کر کفارے کا حکم دے دیا۔

میقات

میقات کی باؤنڈری حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام سے آج تک جاری ہے۔ ہر سفر میں یہ نشانیاں فرشتوں نے لگا دی تھی تاکہ ہر حاجی یا عمرہ کرنے والے کو معلوم ہو کہ اس نے احرام اس جگہ سے شروع کرنے ہیں۔

موجودہ زمانے میں ہوائی جہاز میں میقات کا اعلان کر دیا جاتا ہے تاکہ آپ کے احرام کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ ہم لوگ احتیاطاً ایئرپورٹ پر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن اس وقت اس کی حیثیت محض دھوتی چادر ہی کی ہوتی ہے۔ لیکن جب میقات آجائے تو پھر احرام کی پابندیاں شروع ہوتی ہیں۔

صرف مدینہ منورہ کی میقات طویل ہے کہ عہد رسالت میں یہ 8 دن کا سفر ہوتا تھا۔

سورۃ المائدۃ 5: حج و عمرہ کے دوران احرام کی پابندیاں

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ. (96)	آپ اور آپ کے قافلوں کے زادِ راہ کے لیے دریا (اور سمندر) کا شکار کا کھانا جائز ہے۔ جب تک آپ احرام کی حالت میں ہوں، خشکی کا شکار البتہ آپ پر حرام طے کر لیا گیا ہے۔ اللہ سے خبردار رہیے گا جس کے حضور میں آپ سب حاضر کیے جائیں گے۔
جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (97)	اللہ تعالی نے حرمت والے گھر یعنی کعبہ کو لوگوں کے لیے مرکز بنایا ہے اور حرمت کے مہینوں، قربانی کے جانوروں اور ان سب جانوروں کو شعیرہ (Indicator about sacrifice in Makkah) طے کیا ہے جن کے گلے میں پٹے ڈال دیے گئے ہوں۔ اس کی وجہ ہے کہ آپ پر واضح رہے کہ اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے تو اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے۔
اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. (98)	خبردار ہو جائیے کہ اللہ تعالی (مجرموں کو) سخت سزا دینے والا ہے اور اللہ تعالی (مخلص اہل ایمان کو) بڑا بخشنے والا اور مہربان بھی ہے۔
مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ. (99)	رسول پر تو صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ آپ ظاہر کرتے اور جو کچھ آپ چھپاتے ہیں۔
قُل لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (100)	کہہ دیجیے کہ پاک اور ناپاک، دونوں یکساں نہیں ہیں، اگرچہ ناپاک کی کثرت آپ کو کتنا ہی خوبصورت لگتی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالی سے وار ننگ کر لیجیے۔ اہل عقل! تاکہ آپ فلاح پا سکیں۔

بداية الصفا
SAFA START

المروة

قربانی
عرفات
Arafat
ميدان عرفات
MINA
منى
منیٰ
AZIZIYAH
مزدلفہ
الحرم
AL HARAM
Umm Al Qura
University /
Girls Campus
جامعة أم القرى /
شطر الطالبات
Umm Al Qura
University
جامعة أم القرى
Mecca
مكة
Google
Map
3D

منیٰ

- قربانی
- جمرات

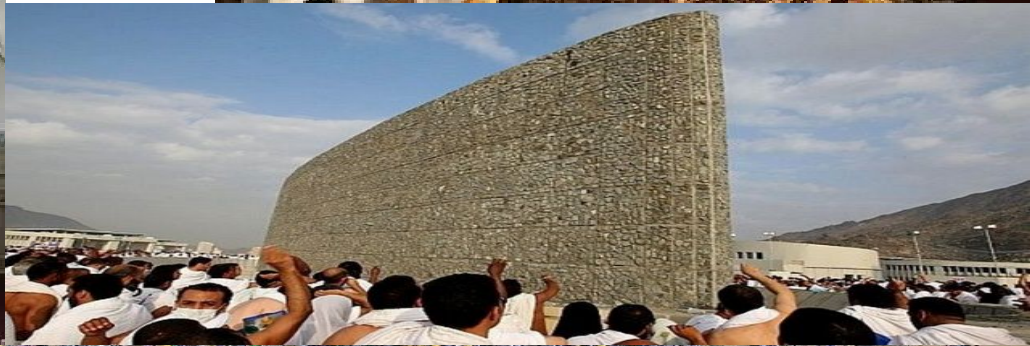

سورۃ المائدۃ 5: توہم پرستی، اندھی تقلید اور نفسیاتی غلامی

اہل ایمان! (نزول قرآن کے زمانے 609-622CE میں) ایسے سوال نہ پوچھیں جو اگر آپ پر ظاہر کر دی جائیں تو آپ کو مشکل ہو جائے۔ اور ایسے وقت میں کہ قرآن نازل ہو رہا ہے، آپ اگر انہیں پوچھیں گے تو وہ آپ پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ یہ امور اللہ تعالی نے معاف کر دیے ہیں کیونکہ اللہ تعالی بخشنے والا اور بڑا بردبار (Tolerant) ہے۔	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ. (101)
آپ سے پہلے ایک قوم نے اِسی طرح کی باتیں پوچھیں تو پھر انہی کے منکر ہو کر رہ گئے تھے۔	قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ. (102)
(آپ کے سوال کا جواب بہر حال یہ ہے کہ) اللہ تعالی نے نہ کوئی بحیرہ مقرر کیا ہے، نہ سائبہ، نہ وصیلہ، نہ حام مگر یہ منکرین اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ان میں زیادہ وہ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔	مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ. (103)

مشرکین نے توہم پرستی کی بنیاد پر ان جانوروں کو بطور بدعت حرام طے کیا تھا کہ یہ جانور حرام ہیں۔ اس میں اللہ تعالی نے ایسے ہی توہم پرستی سوالات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روکا تاکہ وہ کنفیوژن میں نہ آ جائیں۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ بتاتے تھے:

1. "بحیرہ" وہ دودھ دینے والا جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک دیا جائے کہ کوئی اس کا دودھ نہ دوہے کہ یہ حرام ہے۔
2. سائبہ وہ جانور ہے جسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے۔ اس پر کوئی سامان نہ ڈالتا اور نہ سواری کرتا۔
3. وصیلہ وہ اونٹنی ہے جو پہلی بار بھی مادہ جنے اور دوسری بار بھی ایسی اونٹنی کو بھی وہ مجسموں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔
4. حام وہ نر اونٹ ہے جس کے نطفہ سے دس بچے پیدا ہو چکے ہوں۔ اسے بھی بتوں کے نام پر بطور سانڈ چھوڑ دیا جاتا تھا۔

سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے۔ سانڈ کی رسم سب سے پہلے اسی نے ایجاد کی تھی۔" (بخاری۔ کتاب التفسیر)

سورۃ المائدۃ 5: توہم پرستی، اندھی تقلید اور نفسیاتی غلامی

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ۔(104)	جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا ہے، اس اور اللہ کے رسول کی طرف آ جایئے تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے وہی عمل کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا (لیڈرز) کو پایا ہے۔ کیا اس صورت میں بھی جب کہ اُن کے باپ دادا (لیڈرز) کچھ نہ جانتے ہوں اور نہ راہ ہدایت پر رہے ہوں؟
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ۔(105)	اہل ایمان! آپ اپنی فکر کریں، آپ راہ ہدایت پر ہیں تو جنہوں نے گمراہی اختیار کرلی ہے، وہ آپ پر کچھ نہیں بگاڑیں گے۔ آپ سب کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف پلٹنا ہے، پھر وہ آپ کو بتادے گا جو کچھ آپ کرتے رہے ہیں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ۔(106)	اہل ایمان! آپ میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور وہ وصیت کر رہے ہوں تو اس کے لیے آپ کے درمیان گواہی اِس طرح ہو گی کہ آپ میں سے دو قابل اعتماد آدمی گواہ بنائے جائیں۔ یا اگر آپ کہیں سفر میں ہوں اور وہاں موت کی مصیبت آ پہنچے تو آپ کے کوئی غیروں میں سے دو گواہ لے لیے جائیں۔ اگر آپ میں سے کوئی کنفیوژن ہو جائے تو آپ ان گواہوں کو نماز کے بعد روک لیجیے گا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں گے کہ ہم اِس گواہی کے بدلے میں کوئی قیمت قبول نہ کریں گے۔ اگرچہ کوئی رشتے دار ہی کیوں نہ ہو، اور نہ ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو چھپائیں گے۔ ہم نے ایسا کیا تو گناہگاروں میں شمار ہوں گے۔

سورۃ المائدۃ 5: معاشی وصیت اور عدالت میں گواہی کا طریقہ کار

فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ.(107)	پھر اگر معلوم ہو کہ یہ دونوں گواہوں نے کسی حق تلفی کے مرتکب ہوئے ہیں تو اُن کی جگہ دو دوسرے آدمی ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں، جن کی پرانے گواہوں نے حق تلفی کی ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی اِن دونوں کی گواہی سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔ ہم نے ایسا کیا ہو تو ہم ظالموں میں سے ہوں گے۔
ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ.(108)	اِس طریقے سے زیادہ توقع ہے کہ وہ ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے یا کم سے کم اس سے ڈریں گے کہ اُن کی قسمیں دوسروں کی قسم کے بعد بلیک لسٹ ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیے اور (جو حکم دیا جائے، اسے) سنا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو کبھی راستہ نہیں دکھاتا ہے۔

سورۃ المائدہ 5 کا موضوع (Topic)

امت مسلمہ کا عہد و میثاق Final Agreement اور شریعت۔۔۔اہل کتاب کی سزا کی تفصیلات

- شریعت کے احکامات
  - ✓ آیات 1-5: اللہ تعالی سے ایگریمنٹ: حج، خور و نوش اور فیملی
  - ✓ آیات 6-11: وضو و غسل، عدل و انصاف اور قوم پرستی
  - ✓ آیات 32-40: قتل، فساد، دہشت گردی اور کرپشن کی سزا کا قانون (Penal Law)
  - ✓ آیات 87-108: شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات
- آیات 12-31, 41-86, **109-120**: **اہل کتاب پر فرد قرارداد جرم (Final Judgement of Crime & Punishment) اور ان کی غلط فہمیوں کا حل**

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المائدۃ 5: اہل کتاب بالخصوص عیسائیوں کے لیے آخری عہد نامہ اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام پر اللہ تعالی کی نعمتیں

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. (109)	(اللہ تعالی کی گواہی جن لوگوں نے چھپائی ہے،وہ) اُس دن کو یاد رکھیں، جب اللہ تعالی سب رسولوں کو جمع کرے گا، پھر پوچھے گا: ’’(آپ کی امتوں کی طرف سے) آپ کو کیا جواب دیا گیا تھا؟‘‘ وہ جواب دیں گے: ’’ہمیں کچھ علم نہیں، تمام چھپی ہوئی باتوں کے جاننے والے تو صرف آپ ہی ہیں۔‘‘
إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ. (110)	جب اللہ تعالی فرمائے گا: ’’اے عیسیٰ ابن مریم! میری اس عنایت کو یاد کیجیے: • جو میں نے آپ اور آپ کی والدہ پر کی تھی، اُس وقت (5BC-30CE)، جب میں نے روح القدس سے آپ کی مدد کی تھی، آپ گھوارے میں بھی (اپنی نبوت کا) کلام کرتے تھے اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی۔ • اس وقت، جب میں نے آپ کو قانون اور حکمت سکھائی، یعنی تورات وانجیل کی تعلیم دی تھی۔ • اس وقت، جب آپ میرے حکم سے پرندے کی ایک صورت مٹی سے بناتے تھے، پھر اُس میں پھونکتے تھے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اور پیدائشی اندھے اور جذام (Lepers) کو میرے حکم سے صحیح کر دیتے تھے۔ • تو اس وقت، جب آپ مردہ افراد کو میرے حکم سے نکال کھڑا کرتے تھے۔ اسی وقت، جب میں نے بنی اسرائیل کے ہاتھ آپ سے روک دیے تھے، جب آپ کھلے ہوئے پروف لے کر ان کے پاس آئے اور ان کے منکروں نے کہا کہ کچھ نہیں، یہ تو کھلا ہوا جادو ہی ہے۔‘‘

سورۃ المائدۃ 5: حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ.(111)	اس وقت، جب میں نے (اپنے صحابہ) حواریوں (Disciples) کو موٹی ویٹ کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لائیں تو انہوں نے عرض کیا: ''ہم ایمان لائے اور آپ گواہ رہیے گا کہ ہم مسلمان ہیں۔''
إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.(112)	اس وقت، جب حواریوں نے عرض کیا: ''اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ کا رب یہ کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک کھانا (Last Supper) اتار دے؟'' عیسیٰ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ سے وارننگ کر لیجیے، اگر آپ سچے مومن ہیں۔''
قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ. (113)	انہوں نے جواب دیا: ''ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس کھانے سے کھائیں تو اس کے نتیجے میں ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم یہ جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچی بات فرمائی تھی اور ہم اس پر (اگلی جنریشن میں) گواہی دینے والے بن جائیں۔''
قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ. (114)	اِس پر عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی: ''اے اللہ! اے ہمارے رب! آپ ہم پر آسمان سے ایک کھانا (Last Supper) نازل کر دیجیے جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے ایک یادگار بن جائے اور آپ ہی کی طرف سے ایک ثبوت ہو جائے۔ ہمیں عطا فرما دیجیے کیونکہ بہترین عطا فرمانے والے آپ ہی تو ہیں۔''

Journeys of the Apostles – Companions of Prophet Jesus for Preaching in Countries

سورۃ المائدۃ 5: آخرت میں اللہ تعالی کا حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے سوال

قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ. (115)	اللہ تعالی نے فرمایا: ''میں اسے آپ پر ضرور نازل کردوں گا، مگر اس کے بعد جو آپ میں سے منکر ہوں گے، انہیں ایسی سخت سزادوں گا جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہو گی۔''
وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. (116)	(اللہ تعالی کے ثبوت جن لوگوں نے چھپائی ہے، وہ اس دن کو یاد رکھیں، جب یہ گفتگو ہو گی) کہ جب اللہ تعالی پوچھے گا: ''اے مریم کے بیٹے **عیسیٰ**! کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالی کے سوا آپ مجھے اور میری ماں کو خدا بنالیں؟'' وہ عرض کرے گا: ''سبحان اللہ! یہ کس طرح مناسب تھا کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں ہے۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہوتی تو آپ کے علم میں ہوتی۔ آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور آپ کے دل کی باتیں میں نہیں جانتا ہوں۔ تمام سیکرٹ کے جاننے والے تو صرف اور صرف آپ ہی تو ہیں۔''
مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ. (117)	''میں نے تو انہیں (اپنی امت) سے وہی بات کہی تھی جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ تعالی کی عبادت کریں جو میرا بھی رب ہے اور آپ کا بھی۔ میں ان پر گواہ رہا جب تک میں اُن کے درمیان تھا۔ پھر جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو اس کے بعد آپ ہی اسے ریکارڈ کر رہے ہیں اور آپ ہر چیز پر گواہ ہیں۔''

سورۃ المائدۃ 5: حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب اور اللہ تعالیٰ کا فائنل جواب	
إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (118)	اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ ہی زبردست اور بڑی حکمت والے ہیں۔"
قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.(119)	اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کی سچائی ان کے کام آئے گی۔ اُن کے لیے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہوئے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔
لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (120)	زمین و آسمانوں (Galaxies) اور ان کے اندر تمام اشیاء کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور وہ ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔"

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t